REGD. No L5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

الفضل

روزنامہ

لاہور پاکستان

خطبہ نمبر ۳۱

یوم جمعہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
سہ ماہی ۷ روپے
ماہانہ ۲½ روپے
فی پرچہ ۱ آنہ

۲۳ ذیقعدہ ۱۳۶۹ ھ

جلد ۳۸/۴ | ۸ تبوک ۱۳۲۹ ھ ش | ۸ ستمبر ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کاملہ کے لئے خاص دعاؤں کی ضرورت

کراچی ۵ ستمبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے پرائیویٹ سیکرٹری بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ حضور ایدہ اللہ کو کھانسی کی تکلیف تاحال جاری ہے۔ پاؤں میں درد نقرس بھی بدستور ہے بلکہ زیادہ ہو گیا ہے۔ اندر سوزش بھی ہو گئی ہے۔ احباب سے التجا ہے کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں فرمائیں۔

پوہینگ کے محاذ پر اشتراکی فوجیں اتحادیوں کے حفاظتی دفاعی مورچوں میں گھس گئیں

کوریا کا محاذ جنگ ۔ ۵ ستمبر۔ آج پوہینگ کے بیچ محاذ پر شمالی کوریا کی فوجیں جنوبی کوریا والوں کے حفاظتی مورچوں کے اندر گھس گئیں۔ اس وقت اشتراکیوں نے بے اندازہ طاقت جنگ میں جھونک رکھی ہے۔ شمالی کوریا کی فوجوں نے امریکی صفوں کو توڑ کر پوہینگ کو اب اس طرح کر دیا ہے کہ فوجی یا رسل و رسائل کے لحاظ سے اس کی اب کوئی اہمیت نہیں رہی۔ مشرقی ساحل پر امریکیوں اور اشتراکیوں کے حملے کا جو زبردست جواب دینا شروع کیا تھا اس سے ان کی قدمی کچھ ڈھیلی پڑ گئی ہے۔ اب امریکی چانگ جو سے ۰ میل شمال میں پہاڑی علاقوں پر اپنے مورچے بنا رہے ہیں۔ امریکیوں نے کمیونسٹوں کے چار ٹینک تباہ کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ ایک تازہ اطلاع کے مطابق برطانیہ کے چھاپہ مار دستے کوریا میں اتحادی فوجوں کی امداد کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ آج سلامتی کونسل امریکہ کی اس اطلاع پر بحث کرے گی جس میں ایک تباہ کن جہاز کے ایک امریکی بمبار کو نشانہ بنانے کی اطلاع دی گئی ہے۔

روس نے وسط ایشیا میں ایک بہت بڑا فوجی مستقر بنا رکھا ہے

تاشقند کے جنوب مغرب اور مشرق میں ہوائی اڈوں کیمپوں اور فوجی تربیتی اداروں کا ایک جال پھیلا ہوا ہے

لندن ۔ ۵ ستمبر۔ ڈیلی ٹیلی گراف کے نامہ نگار مقیم کابل ایرک ڈاؤننٹن کی اطلاع کے مطابق روس نے افغان سرحد سے شمال میں تاشقند کے علاقہ میں ایک بہت بڑا وسطی ایشیائی فوجی مستقر بنا رکھا ہے۔ تاشقند کے جنوب مغرب اور مشرق میں ہوائی اڈے، کیمپ، ڈپو اور فوجی تربیتی اداروں کا ایک جال پھیلا ہوا ہے۔ نامہ نگار کا کہنا ہے کہ روسی طاقت کا یہ عظیم جال کریملین کا بگڑ پوش سکا ہے جو وسط ایشیا اور پاک ہند برصغیر کے بالائی راستوں کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ یہ وسیع فوجی انتظامات افغان سرحد پر دریائے اوکسس تک پھیلے ہوئے ہیں۔ سوویت کے سرحدی شہر کرکی اور ترمز میں خاصی بڑی فوجیں موجود ہیں نیز وہاں ہوائی اڈے بھی ہیں۔ جن کا انتظام ایک حد تک سرخ فضائیہ کے ہاتھ میں ہے۔ تاشقند اس فوجی منطقہ کا محور ہے اور وہاں ایک فوج یا شاید فوج کے مختلف دستوں کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ ایک اور خبر کے مطابق وہاں غیر ملکی ایشیائی اشتراکیوں کے لئے ایک تربیتی سکول بھی قائم ہے۔ ایک طاقتور ریڈیو سٹیشن بھی ہے جس سے ایشیائی ممالک میں پراپیگنڈے کا کام لیا جاتا ہے۔ (رستار)

نامہ نگار مذکور مسٹر ڈاؤننٹن کا کہنا ہے کہ افغانستان میں اشتراکی پانچواں کالم بالکل نہیں ہے لیکن روس کی بڑھتی ہوئی فوجی طاقت نے سرکاری حلقوں میں تشویش کی ایک لہر دوڑا دی ہے۔

پاکستانی فوجی حلقوں کے اس خیال کا ذکر کرتے ہوئے کہ افغانستان ایک ایسا مرکزی مقام ہے جہاں سے روس درہ خیبر پر حملہ کر سکتا ہے۔ ڈاؤننٹن کا کہنا ہے کہ میں جب اس علاقے سے گزر رہا تھا۔ تو پرانی سڑکوں اور دشوار گزار پہاڑی راستوں کے باوجود مجھے یہ بات ممکن معلوم ہوئی۔ (رستار)

مہاجرین کی بحالی پر دو کروڑ پچاس لاکھ کا خرچ

کراچی ۔ ۵ ستمبر۔ قائد اعظم ریلیف فنڈ کے سکرٹری نے آج ایک بیان میں انکشاف کیا ہے کہ اس وقت تک اس فنڈ میں سے مہاجرین کی بحالی اور فلاح کے لئے دو کروڑ پچاس لاکھ روپے خرچ کئے جا چکے ہیں۔ مہاجر دستکاروں اور صناعوں کے لئے ٹانی ہی میں ایک ادارے کے قیام کا فیصلہ کیا گیا ہے اس کے لئے پانچ لاکھ روپیہ مخصوص کر دیا گیا ہے۔

۳۷ میں سے ۳۶ وارداتیں غلط نکلیں

ڈھاکہ ۔ ۵ ستمبر۔ حکومت کے ایک سرکاری اعلان میں اس امر کی وضاحت کی گئی ہے کہ لیاقت نہرو کے معاہدے کے بعد انکوائری کمیشن کے پاس ضلع نواکھالی کے متعلق ۳۷ وارداتوں کی رپورٹ کی گئی تھی۔ ان میں سے صرف ایک کیس صحیح ثابت ہوا ہے۔ ۳۲ واقعات بالکل بے بنیاد ثابت ہوئے ہیں اور چار بالکل معمولی وارداتیں ثابت ہوئی ہیں۔

۴ نامزدگی بعض آئینی اغلاط کی بناء پر منسوخ ہو گئے تھے !

ایک غلط فہمی کا ازالہ !

لندن ۔ ۵ ستمبر۔ آج ایک بیان میں پاکستان کے وزیر خزانہ آنریبل ملک غلام محمد نے کہا ہے کہ میرے کراچی کے بیان پر بعض غلط فہمیوں کی بناء پر اعتراض کیا گیا ہے کہ پاکستان سکے کی شرح کے تبادلے کے سوال پر جلد بازی میں یا سیاسی نقطہ نظر سے غور کرے گا حالانکہ میں نے صرف یہ کہا تھا کہ پاکستان سکے کی شرح کے مسئلے کو ہرگز سیاسی مسئلہ نہیں سمجھتا۔

عبد اللطیف بلا مقابلہ ممبر بن گئے

کراچی ۔ ۵ ستمبر۔ پیر الٰہی بخش سابق وزیر اعظم سندھ کی رکنیت منسوخ ہونے سے جو حلقہ انتخاب خالی ہوا تھا اس سے مسلم لیگ کے نامزدہ امیدوار مسٹر عبد اللطیف بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں۔ باقی پانچ امیدواروں کے کاغذات

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ڈرگ روڈ (کراچی) ۶ ستمبر جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو نقرس اور کھانسی کی شکایت ابھی جاری ہے کل رات کے پہلے حصہ میں مرض کا سخت حملہ تین چار گھنٹے تک رہا جس سے حضور کو کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ احباب دردِ دل سے حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

نزدیک و دور سے

لاہور ۔ ۵ ستمبر۔ حکومت پنجاب نے بجلی کے ناجائز استعمال کا پتہ لگانے کے لئے ایک خاص عملہ مقرر کیا ہے۔ جو صوبہ بھر میں بجلی استعمال کرنے والوں کی عمارتوں کا معائنہ کرے گا۔ تاکہ دیکھا جائے کہ آیا منظور شدہ تعداد سے زیادہ بجلی تو استعمال نہیں کی جاتی (سرکاری)

لندن ۔ ۵ ستمبر۔ اسٹاک ہوم سے موصول شدہ اطلاع کے مطابق روسی خفیہ طور پر تجارتی جہازوں میں روسی آبدوز کشتیوں کے لئے افسروں کو تربیت دلا رہا ہے۔ یہ جہاز مختلف ساحلوں کا چکر لگاتے رہتے ہیں۔ اور یہ افسر مقامی جہاز رانی کا بغور مطالعہ کرتے ہیں راستہ کے نشانات کو یاد رکھتے ہیں (رستار)

اوسلو ۔ ۵ ستمبر۔ ناروے میں سزائے موت ختم کر دی گئی ہے مگر اب غداری کے لئے یہ سزا بحال کی جا رہی ہے (رستار)

نیویارک ۔ ۵ ستمبر۔ روس کے تین جنگی قیدی جو جبری مزدوری کے کیمپ سے فرار ہو کر یہاں پہنچے ہیں انہوں نے بتایا ہے کہ اپنے جنگی رازوں کو پوشیدہ رکھنے کے لئے روس قرون وسطیٰ کے طریقے استعمال کر رہا ہے۔ جو کاریگر خفیہ جنگی سامان کی تیاری میں مصروف ہیں ان کو کام ختم ہونے پر ہلاک کر دیا جاتا ہے تاکہ وہ کسی کو نہ بتا سکیں۔ عام طور پر ان لوگوں کو گیس کے کمرہ میں مارا جاتا ہے۔ (رستار)

کراچی ۔ ۵ ستمبر۔ پاکستانی فوجوں میں سے کیپٹن فرخ ملک اور کیپٹن اقبال شمیم کو فضائی رابطہ افسروں کے کورس میں شرکت کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔

(مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور سے طبع کرا کر دفتر الفضل لاہور سے شائع کیا)

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی نوجوان توجہ کریں

(رقم فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

دس سال سے تحریک کی سندھ کی زمینوں پر احمدی نوجوانوں کو لگایا ہوا ہے۔ لیکن اس دس سال کے عرصہ میں انہوں نے ایک پیسہ کی آمد نہیں دی۔ اور تیس لاکھ کی جائداد پر وہ قابض ہیں۔ سچائی کی یہ حالت ہے کہ بجٹ بنانے وقت اگر دو لاکھ کا نفع دکھاتے ہیں۔ تو سال کے آخر پر ستر ہزار کا گھاٹا دکھاتے ہیں۔ مثال کے طور پر محمد آباد اسٹیٹ کا بجٹ ۶۳۶،۲۵،۵ تھا۔ یہ وہ بجٹ تھا۔ جوان کا اپنا تجویز کردہ بجٹ تھا۔ اور یہ وہ اندازے تھے جو ذلیل ترین پیداوار پر ہونے چاہئیں۔ اگر کوئی دیانتداری سے کام لیتے ہوئے کام کرے تو اس سے زیادہ پیداوار ہونی چاہیئے کم نہیں۔ لیکن جو نتیجہ پیدا ہوا ہے وہ یہ ہے کہ ۲۲۷،۱۰ روپیہ کی آمدن پیدا کی۔ گویا ۹۱، ۱ روپیہ کی کم آمدن پیدا کی۔ اس کے مقابل پر خرچ کم نہیں کیا۔ بلکہ خرچ ۹۴۴۸ روپیہ زیادہ کیا۔ خرچ کا بجٹ ۲۷۱۶۳ روپیہ پیش کیا تھا۔ اور عملاً ۲۲۰،۵۰۵ خرچ کیا۔ گویا ۲۷۸۰۵۰ زائد از بجٹ خرچ کیا۔ اور یہ ایک سال کا حال نہیں بلکہ تحریک جدید کے نوجوان متواتر ایسا کر رہے ہیں۔ بعض آٹھ آٹھ نو نو سال سے آئے ہوئے ہیں۔ انہیں اس سے زیادہ کوئی غرض نہیں کہ انہیں کھانے کو مل جائے۔ معلوم ہوتا ہے کہ انہیں نوکری کہیں نہیں ملی۔ انہوں نے بے کار رہنے سے بہتر خیال کیا کہ وقف کر دیا جائے۔ اور انہوں نے وقف کر دیا اور یہاں آگئے ان کے مقابلہ پر میری زمین پر ملازم کام کر رہے ہیں اور اس وقت تک ماشاء اللہ ہر سال نفع ہی لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی انہیں ایسی بے ایمانی سے بچائے۔ آمین

میں نوجوانوں سے کہتا ہوں کہ اگر احمدیت کے ابتدائی دنوں میں تمہارا یہ حال ہے تو آئندہ چند سالوں کے بعد تم کتنا گند کھاؤ گے۔ پس اپنے لئے دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ ایسی گندگی اور غلاظت سے بچائے اور اپنی اصلاح کرنے کی کوشش کرو۔ زندگی بے شک اسلام کے لئے وقف کرو۔ اسلئے نہ کرو کہ ہم وہاں جا کر بیٹھ رہیں گے اور کوئی کام نہ کریں گے۔ اور خرچ ملتا رہے گا

خاکسار:- مرزا محمود احمد ۵۰/۸/۲۰

(خلیفۃ المسیح الثانی)

شمالی امریکہ سے واقف زندگی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ میں آہستہ آہستہ مجاہدین احمدیت کے ذریعہ اسلام پھیلتا چلا جا رہا ہے۔ نئے مسلمان ہونے والے بھائی اپنے اخلاص میں ہم سے کسی طرح بھی کم نہیں ہیں ان کے اندر بھی خدمت اسلام کا بہت بڑا جذبہ پایا جاتا ہے۔ بعض نوجوان خدمت اسلام کے لئے اپنی زندگیاں بھی وقف کر رہے ہیں۔ مسٹر رشید احمد امریکہ سے احمدیت کی روشنی میں اسلام کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے کچھ عرصہ سے ربوہ تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ان کے آنے کے بعد تین چار مزید دوستوں نے بھی آنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے اور انہوں نے اپنی زندگیاں خدمت اسلام کے لئے وقف کرنے کا ارادہ کیا ہوا ہے۔ اس وقت وہ ابتدائی اسلامی مسائل کے سیکھنے میں مشغول ہیں اور ساتھ ساتھ پاکستان آنے کا کرایہ بھی اکٹھا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے مبارک ارادہ کو پورا کرے۔

ابھی ابھی ایک اور نوجوان کا خط آیا ہے جنہوں نے اپنی زندگی خدمت اسلام کے لئے وقف کرتے ہوئے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کی ہے کہ حضور ان کے وقف کو قبول فرمائیں۔ انہوں نے ابھی سے کرایہ جمع کرنا شروع کر دیا ہے وہ ربوہ تشریف لا کر حضور انور سے روحانی استفادہ حاصل کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ یہاں آ کر تعلیم حاصل کرنے کے بعد واپس اپنے ملک میں جا کر دوسروں کی ہدایت کا موجب بنیں۔ احباب کرام دعا فرماتے رہیں تا اللہ تعالیٰ ہمارے ان نئے بھائیوں کے مبارک ارادوں کو پورا فرمائے۔ اور ہمارے مجاہد بھائیوں کو جو امریکہ میں تبلیغ اسلام کا کام کر رہے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ کامیابی عطا فرمائے۔

(قائمقام۔ وکیل التبشیر للتحریک جدید ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ تعمیل نہ ہو سکیگی۔

دو مخلصین کی وفات

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

جیسا کہ الفضل کی مختصر سی خبر سے دوستوں کو اطلاع ہو چکی ہے۔ چند دن ہوئے ماسٹر مولا بخش صاحب سنوری اوڈھراں ضلع ملتان کے قریب اور ماسٹر محمد طفیل صاحب بٹالوی لائلپور میں وفات پا گئے ہیں۔ یہ دونو بزرگ بہت نیک اور مخلص اصحاب میں سے تھے جو عرصہ ہوا اپنے وطنوں سے ہجرت کر کے قادیان میں آباد ہو چکے تھے اور پھر گذشتہ انقلاب کے نتیجہ میں قادیان سے ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے اور دونو کو سلسلہ کے محکمہ تعلیم میں کافی خدمت کا موقع میسر آیا اور حسن اتفاق سے دونو بالآخر مدرسہ احمدیہ سے (جو سلسلہ کی ایک مخصوص دینی درسگاہ ہے) اپنی ملازمت کا عرصہ پورا کر کے ریٹائرڈ ہوئے۔ مگر اس ریٹائرمنٹ کے بعد بھی ان کی خدمت کا سلسلہ جاری رہا۔ چنانچہ ماسٹر مولا بخش صاحب مرحوم حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے چھوٹے بچوں اور ہمارے خاندان کے دوسرے بچوں کو پرائیویٹ ٹیوٹر کی حیثیت میں پڑھاتے رہے اور ماسٹر محمد طفیل صاحب مرحوم کو جلسہ سالانہ کے ایام میں سلسلہ کے مہمانوں کی خدمت کا نمایاں موقعہ ملتا رہا۔ دونو اصحاب موصی تھے اور نماز اور دیگر اعمال صالحہ کے بجا لانے میں خوب چوکس اور مستعد تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و رحمت کے سایہ میں جگہ دے اور ان کی اولاد اور دیگر عزیزوں کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۵۰/۹/۳

کوائف ربوہ

پیدائش:- یکم ستمبر ۱۹۵۰ء کو قریشی عبدالرشید صاحب وکیل المال ثانی کے گھر پہلا فرزند پیدا ہوا۔ قریشی صاحب کی اس بچہ سے بڑی دو لڑکیاں ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ نومولود کی عمر اور صحت میں برکت دے اور اپنے باپ کی طرح دین کا خادم بنائے آمین

علمی مجالس:- طلبہ ہوسٹل جامعۃ المبشرین کی طرف سے "جمعیۃ المبشرین" کے نام سے ایک علمی مجلس قائم ہے۔ جس کے زیر اہتمام مذہبی سیاسی اور اقتصادی مضامین پر روشنی ڈالی جاتی ہے ہفتہ زیر رپورٹ میں ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں چوہدری محمد اجمل صاحب اور چوہدری محمد شریف صاحب ناصر نے "تاریخ پاکستان" اور "حضرت فضل عمر کا سفر یورپ" کے عنوان پر دلچسپ تقاریر کیں علاوہ ازیں ایک دوسری مجلس "بزم سلطان القلم" بھی منعقد ہوتی ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا ملخص بہترین انداز میں پیش کیا جاتا ہے ۲۸ اگست کو ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں "اربعین" کا خلاصہ پیش کیا گیا۔

نوٹ:- ان ہر دو مجالس کے صدر مولوی دوست محمد صاحب ہیں۔ پہلی مجلس کے سیکرٹری مولوی محمد صدیق صاحب اور دوسری مجلس کے سیکرٹری مرزا محمد ادریس صاحب ہیں۔ ان کی سرپرستی مولوی خورشید احمد صاحب شاد سپرنٹنڈنٹ جامعہ فرماتے ہیں۔

تعمیرات:- (۱) محلہ ۱ میں ٹھیکیدار نور احمد صاحب کا مکان مکمل ہو چکا ہے اور انہوں نے اس میں رہائش اختیار کر لی ہے۔ اسی طرح ملک محمد خاں صاحب کنسٹیبل پولیس سرگودھا کا بھی مکان اسی محلہ میں تقریباً تیار ہو چکا ہے (۲) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ایک کوٹھی پر سوائے دو بڑے کمرہ جات کے لنٹل کی چھت ڈالی جا چکی ہے۔ دوسری کی چھتوں پر لنٹل کے لئے کالب (Centering) تیار ہو رہے ہیں۔ نیز بڑے کمرے پر چھت ٹائل ڈالی جا چکی ہے۔ اسی طرح صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کی کوٹھی بھی بننی شروع ہو گئی ہے۔ (۳) ڈاکٹر فرزند علی صاحب صادق اور بابو غلام رسول صاحب صادق اور بابو غلام رسول صاحب چیف گڈس کلرک کی کوٹھیاں بھی محلہ ص میں زیر تعمیر ہیں (۴) تحریک جدید کے ۴ کوارٹرز جو نیئرز کی تعمیر کے سلسلہ میں پختہ اینٹ کی ڈھلائی کی جا رہی ہے۔ ایک ٹلکہ لگ چکا ہے۔ دوسرا لگایا جا رہا ہے۔ باقی قدرے تکمیل ہے۔ (۵) تعلیم الاسلام ہائی سکول کی عمارت بھی زیر تعمیر ہے۔

۴۔ وفات:- (۱) ۲۸ اگست کو مریم بی بی صاحبہ (عمر ۷۴ سال) اہلیہ عبداللہ صاحب، اگمصانہ (سابق کھمایوں ضلع جالندھر) کی نعش یہاں لائی گئی۔ حضرت امیر صاحب مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحومہ کو موصیوں کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

(خاکسار عبدالحمید آصف جنرل سیکرٹری ربوہ)

درخواست دعا

میری اہلیہ کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ اور صحت بہت کمزور ہے۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں (حکیم عبدالقدیر سید مٹھا بانہ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ نمبر ۳۱

باتوں کو ترک کر کے عمل کی طرف توجہ کرو

بغیر عمل کے باتیں انسان کیلئے لعنت بن جاتی ہیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۲۵ اگست ۱۹۵۰ء بمقام محمود آباد (سندھ)

مرتبہ:- مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

مجھے آج جمعہ کے لئے آنا تو نہیں چاہیئے تھا کیونکہ

بخار اور کھانسی

کی تکلیف کی وجہ سے بولنا میرے لئے جائز نہیں پانچ دن کے بعد آج صبح بخار نارمل ہوا تھا۔ لیکن اس کے بعد پھر آہستہ آہستہ بڑھنا شروع ہو گیا۔ اسی طرح گلے کی تکلیف کی وجہ سے بولنے سے شدید کھانسی شروع ہو جاتی ہے۔ لیکن چونکہ باہر سے بہت سے دوست آئے ہوئے تھے میں نے یہی مناسب سمجھا کہ دو چار منٹ خطبہ کر دوں تاکہ ان کو مایوسی نہ پیدا ہو۔

میں کچھ عرصہ سے جماعت کے سامنے یہ بات پیش کر رہا ہوں کہ باتوں کو ترک کر کے

عمل کی طرف توجہ کرو

بغیر عمل کے باتیں انسان کے لئے لعنت بن جاتی ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یا ایہا الذین اٰمنوا لم تقولون ما لا تفعلون کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون یعنی اے مسلمانو تم وہ باتیں کیوں کہا کرتے ہو جو تم کرتے نہیں اور خدا تعالےٰ کے نزدیک یہ بڑے غضب اور ناراضگی کی بات ہے کہ انسان وہ باتیں کہے جو وہ کرتا نہیں۔ اب ایک احمدی جب دوسرے مسلمانوں کو یہ کہتا ہے کہ مرزا صاحب کے آنے کی یہ وجہ تھی کہ مسلمان اسلام کو چھوڑ چکے تھے۔ ان میں اسلام کے لئے قربانی کی روح باقی نہیں رہی تھی۔ ان میں اسلام کی محبت نہیں رہی تھی وہ جھوٹ بولنے لگ گئے تھے وہ دھوکا کرنے لگ گئے تھے وہ فریب کرنے لگ گئے تھے۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے مرزا صاحبؑ کو بھیجا۔ اور پھر وہ اس مجلس سے اٹھتا ہے تو آپ جھوٹ بولتا ہے۔ اس مجلس سے اٹھتا ہے تو آپ ظلم کرتا ہے۔ اس مجلس سے اٹھتا ہے دوسرے کا حق مارتا ہے۔ تو یہ کتنے بڑے ہیر کی بات بن جاتی ہے۔ کہ دوسرے کو تو وہ اس لئے جھوٹا کہہ کر آتا ہے کہ وہ جو کام کر رہا ہے خلاف اسلام ہے۔ اور پھر خود وہی کام کرنے لگ جاتا ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون۔ یہ چیز بڑی لعنتی ہے۔ اور اس کے برابر دنیا میں اور عیب بہت ہی کم ہیں کبُر کے معنے عربی زبان میں بُری بات یا گھناؤنی اور مکروہ بات کے ہیں اور مقت کے معنے ہیں ناراضگی اور خفگی بڑی۔ اور خدا تعالےٰ کو غصہ دلانے والی، خدا کو ناراض کر دینے والی اور خدا کو اپنے اوپر خفا کر دینے والی باتوں میں سے یہ ایک بڑی خطرناک بات ہے۔ میں سمجھتا ہوں ایک احمدی کے لئے یہ ہزار درجہ بہتر ہے کہ وہ مرتد ہو جائے وہ احمدیت کی بجائے غیر احمدیت میں شامل ہو جائے بہ نسبت اس کے کہ احمدی کہلا کر وہ جھوٹ بولتا چلا جائے۔ دین کے لئے قربانی کا مادہ پیدا نہ کرے دھوکا اور فریب سے کام لے۔ اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر آپس میں لڑتا رہے۔ میں جب سے ناصر آباد سے چلا ہوں میں نے دیکھا ہے ہر جگہ عورتوں کے رقعے مجھے پہنچتے رہے ہیں۔ کہ فلاں عورت نے میرے متعلق یہ بات کہی جس پر اتنی احمدی عورتیں میری طرف ہو گئیں اور اتنی احمدی عورتیں اس کی طرف ہو گئیں۔ جب ہماری یہ حالت ہے تو پھر ہم میں اور دوسرے لوگوں میں فرق کیا رہ گیا۔ ان میں دو عورتوں کی لڑائی ہوتی ہے تو زیادہ سے زیادہ دو تین عورتیں اس طرف ہو جاتی ہیں۔ اور دو تین عورتیں اس طرف ہو جاتی ہیں۔ مگر

لجنہ اماء اللہ کی تنظیم

اور جماعت نے ہمیں یہ فائدہ پہنچایا ہے کہ بجائے اس کے کہ دو دو چار چار عورتیں اس میں حصہ لیا کریں پچاس پچاس ساٹھ ساٹھ عورتوں کا جتھہ بن جاتا ہے۔ پچاس ساٹھ اس طرف ہو جاتی ہیں۔ اور پچاس ساٹھ اس طرف ہو جاتی ہیں۔ اور وہ ایک دوسرے کے خلاف اپنے دلوں میں بغض اور کینہ رکھنے لگتی ہیں۔ اور ان کے خلاف شکایتیں کرتی رہتی ہیں۔ اسی طرح ایک جگہ بھی ایسی نہیں جہاں میں گیا ہوں اور وہاں کے منیجروں نے مزارعین کے متعلق یہ نہ کہا ہو کہ وہ حرام خور ہیں۔ کبھی انہوں نے وقت پر کام نہیں کیا۔ کبھی انہوں نے وقت پر ہل نہیں چلایا۔ اور ایک جگہ بھی ایسی نہیں جہاں کے مزارعوں نے منیجروں کے متعلق یہ نہ کہا ہو۔ کہ وہ ہمارا حق مارتے ہیں۔ اور ہمیں اس اس طرح تنگ کرتے ہیں۔ اب دو ہی صورتیں ہیں یا تو آدھے جھوٹے ہیں اور آدھے سچے۔ اور جو جھوٹے ہیں وہ احمدی نہیں۔ اور یا پھر سارے ہی جھوٹے ہیں اور اس صورت میں ان میں سے کوئی بھی احمدی نہیں پھر ایسی احمدیت کا فائدہ کیا۔ ایسے شخص کو اس دنیا میں بھی کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اور قیامت کے دن بھی وہ ایک

منافق کی حیثیت سے

اٹھے گا مومن کی حیثیت سے نہیں۔ گویا اس کی ویسی ہی مثال ہو گی جیسے ایک شاعر نے کہا ہے کہ ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

یہاں دنیا سے لڑائی مول لے لی اور قیامت کے دن خدا تعالےٰ سے جوتے پڑ گئے۔ گویا احمدیت اس کے لئے لعنت بن گئی رحمت نہ بنی۔ کیونکہ اس نے دنیا کو بھی چھوڑا اور خدا تعالےٰ بھی اسے نہ ملا۔ احمدیت اسی وقت انسان کے لئے رحمت کا موجب بنتی ہے جب اس کے تمام کام خدا تعالےٰ کے لئے ہوں۔ پھر جتنی بھی لاٹھیاں اسے پڑیں اس کے لئے برکت ہی برکت ہوتی ہے۔ اول تو پچاس ساٹھ سال کی زندگی ہوتی کتنی ہے۔ پھر اگر لوگ اسے ماریں گے۔ تو یہ اور بھی جلدی ختم ہو جائے گی۔ اور وہ مر کر اللہ تعالےٰ کے دائمی فضلوں سے حصہ لے گا۔ اور اس کو مارنے والا دوزخ میں جائے گا۔ بہر حال ایسی احمدیت جس میں انسان عمل نہیں کرتا غیر احمدیت سے بھی بدتر ہے۔ غیر احمدیت سے انسان اس دنیا میں فائدہ حاصل کرتا ہے اور اگلے جہان میں نقصان اٹھاتا ہے۔ لیکن ایسا احمدی جو کرتا کچھ ہے اور کہتا کچھ ہے وہ منافق ہے۔ اور منافق کے متعلق اللہ تعالےٰ

قرآن کریم میں

فرماتا ہے کہ ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار۔ مت سمجھو کہ صرف کافر ہی بُرا ہے۔ بلکہ منافق جو کہتا کچھ ہے اور کرتا کچھ ہے۔ وہ کافر سے بھی بدتر ہے۔ اور منافقین کو ہم دوزخ میں بھی سب سے نچلے طبقہ میں رکھیں گے۔ گویا ابوجہل نسبتاً آرام میں ہو گا۔ لیکن یہ اس سے بھی نیچے ہو گا۔ فرعون نسبتاً آرام میں ہو گا۔ لیکن یہ اس سے بھی نیچے ہو گا۔ نمرود اور شداد نسبتاً آرام میں ہو گا۔ لیکن یہ احمدی کہلانے والا اس سے بھی زیادہ عذاب میں مبتلا ہو گا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار منافق آگ کے انتہائی حصہ میں رکھے جائیں گے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لڑنا اور خفا ہونا

یہ انسانیت کا حصہ ہے۔ مگر جھوٹ بولنا ایک گناہ ہے۔ جو کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ چنانچہ تاریخ پر غور کر کے دیکھ لو۔ صحابہؓ میں جھوٹ نظر نہیں آتا۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کبھی ضرورت پیش نہیں آئی۔ کہ آپ نے واقعہ کے گواہ طلب کئے ہوں۔ یا ایک نے کہا ہو کہ اس نے مجھے مارا ہے۔ اور دوسرے نے کہہ دیا ہو یہ بالکل غلط ہے میں نے اسے نہیں مارا۔ اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہو کہ تم اپنے گواہ لاؤ۔ لیکن ہمیں ہر واقعہ کی تحقیق کرنی پڑتی ہے۔ ایک کہتا ہے فلاں نے مجھے مارا ہے اور دوسرا کہتا ہے میں نے تو اسے مارا ہی نہیں۔ اس پر مجبوراً ہمیں گواہ طلب کرنے پڑتے ہیں۔ جن کی شہادت کی روشنی میں کبھی یہ سچا ثابت ہوتا ہے۔ اور کبھی وہ سچا ثابت ہوتا ہے۔ لیکن صحابہؓ کا یہ طریق تھا کہ اگر ان میں سے کوئی شخص کسی کو مار بیٹھتا اور جھگڑا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچتا۔ تو جس نے مارا ہوتا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اُس سے پوچھتے کہ کیا تم نے مارا ہے تو وہ کہہ دیتا ہاں اور بات ختم ہو جاتی۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فیصلہ فرما دیتے کہ چونکہ تم نے مارا ہے۔ اس لئے تمہیں یہ سزا دی جاتی ہے۔ مگر آج کل احمدی احمدی لڑیں گے۔ ایک شخص دوسرے کو مارے گا مگر جب قضاء میں مقدمہ جائے گا۔ تو بجائے یہ اقرار کرنے کے کہ ہاں میں نے مارا ہے وہ ایک لمبی کہانی بنائے گا۔ اور کہے گا۔ اس کے ماموں کی سالی کی بھتیجی کی پھوپھی کی خالہ کی میری بیوی کے ساتھ مخالفت تھی جس سے اس کے دل میں بغض پیدا ہوا۔ اور اُس نے میرے خلاف یہ دعویٰ دائر کر دیا کہ میں نے اسے مارا ہے۔ اب بھلا یہ بھی کوئی لڑائی کی وجہ ہو سکتی ہے یا اس وجہ سے دوسرے کے دل میں اتنا بغض اور کینہ پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اس کے خلاف سازشیں کرنے لگ جائے۔ اور پھر جھوٹے طور پر دعویٰ دائر کر دے کہ اُس نے مجھے مارا ہے۔ مگر وہ اتنی لمبی کہانی محض اس لئے بناتا ہے۔ تا قضا میں وہ یہ ثابت کرے کہ میں نے نہیں مارا۔ حالانکہ واقعہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اُس نے مارا ہوتا ہے مگر اتنی دلیری نہیں ہوتی کہ اپنے جرم کا اقرار کرے۔ اور صاف طور پر کہہ دے کہ ہاں میں نے مارا ہے۔ صحابہ رضؓ میں ہمیں

اس قسم کی مثالیں

نہیں ملتیں۔ یہ نہیں کہ اُن میں جھگڑے نہیں ہوتے تھے۔ ہوتے تھے مگر جس نے مارا ہوتا تھا وہ صاف طور پر اقرار کر لیتا تھا کہ ہاں میں نے مارا ہے یا میں نے اگر لڑائی کی ہے تو اس کی یہ وجہ ہوئی تھی۔ اور تو اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی ایک دفعہ لڑ پڑے تھے۔ حضرت عمرؓ کی طبیعت زیادہ غصیلی تھی۔ انہوں نے حضرت ابوبکرؓ کو پکڑ لیا۔ اور مارنا چاہا مگر پھر مارنے کا ارادہ ترک کر دیا۔ صرف غصہ میں زور سے کرتہ کھینچا۔ جس سے وہ پھٹ گیا۔ حضرت ابوبکرؓ چونکہ جانتے تھے کہ یہ غصہ والے ہیں۔ انہوں نے سمجھ لیا کہ جب تک میں عمرؓ کے سامنے رہوں گا۔ اس کا غصہ بڑھتا چلا جائے گا۔ بہتر یہی ہے۔ کہ میں یہاں سے چلا جاؤں۔ چنانچہ وہ اُن کا غصہ فرو کرنے کے لئے اپنے گھر چلے گئے۔ اور خیال کیا کہ اگر میں سامنے سے ٹل جاؤں گا۔ تو عمرؓ کا غصہ خود بخود جاتا رہے گا مگر

حضرت عمرؓ نے سمجھا

کہ ابوبکرؓ میری شکایت کرنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے ہیں۔ میں بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلوں اور اُن کو بتاؤں کہ میں نے ابوبکرؓ سے کیوں لڑائی کی ہے۔ آخر کوئی وجہ تو اختلاف کی ہو ہی جاتی ہے۔ جب وہ مجلس میں پہنچے۔ تو کسی نے دوڑ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہٗ کو خبر دی۔ کہ آپ تو جب کر کے گھر آ گئے ہیں۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کی شکایت کرنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے ہوئے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے تو اپنے ذہن میں سمجھا تھا۔ کہ ابوبکرؓ میری شکایت کرنے گئے ہیں۔ اور وہ اس لئے گئے تھے۔ تاکہ اپنے جرم کی وجہ بتا کر اُسے ہلکا کر سکیں مگر جس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آتے دیکھا۔ اُس نے یہ سمجھا۔ کہ وہ ابوبکرؓ کی شکایت کرنے آئے ہیں۔ اور اُس نے دوڑ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہٗ کو اطلاع دے دی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سمجھا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک طرف کی بات سنیں گے تو ممکن ہے آپ کی

طبیعت میں ملال

پیدا ہو اسلئے مناسب ہے کہ میں بھی وہیں چلوں۔ چنانچہ اُن کے پیچھے پیچھے حضرت ابوبکرؓ بھی پہنچ گئے۔ حضرت ابوبکرؓ اس لئے گئے تھے۔ کہ وہ اپنی کہانی سنائیں۔ اور بتائیں کہ واقعہ اس طرح ہوا ہے۔ اور عمرؓ نے میرا کرتہ پھاڑ دیا ہے تاکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں اُن کے متعلق کوئی ناراضگی کا جذبہ پیدا نہ ہو۔ گویا وہ اپنی برأت کے لئے وہاں پہنچے تھے۔ مگر جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں پہنچے۔ تو اس وقت حضرت عمرؓ اپنا قصہ سنا چکے تھے۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ وہ سچے لوگ تھے۔ اور سچی بات کہنے کے ہی عادی تھے۔ انہیں تو غصہ میں یہی نظر آتا تھا۔ کہ ابوبکرؓ کی غلطی ہے۔ مگر دوسرا شخص جو لڑائی میں شامل نہیں ہوتا وہ باتیں سن کر سمجھ جاتا ہے۔ کہ غلطی کس کی ہے۔ چونکہ جو کچھ واقعہ ہوا تھا۔ وہ انہوں نے سچ سچ بتا دیا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمجھ گئے کہ عمرؓ کی ہی غلطی ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ واقعہ سن کر غصہ آیا۔ آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اور جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہٗ اندر داخل ہوئے تو اُس وقت آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ کو مخاطب کر کے یہ کہہ رہے تھے۔ کہ تم لوگوں کو کیا ہو گیا۔ کہ تم مجھے اور ابوبکرؓ کو نہیں چھوڑتے۔ جب تم منکر تھے اور کافر تھے اور مجھے دکھ دیا کرتے تھے۔ اُس وقت ابوبکرؓ میرے ساتھ تھا۔

یہ گویا

غصے کا انتہائی اظہار

تھا۔ کیونکہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کے کرتہ پھاڑنے کو ایسا کرتہ پھاڑنا قرار دیا۔ آپؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم نے ابوبکرؓ کو دکھ دیا۔ بلکہ یہ فرمایا۔ کہ تم نے جو ابوبکرؓ کو دکھ دیا ہے۔ وہ مجھے دکھ دیا ہے۔ یہ سخت سے سخت غصہ کا اظہار تھا۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ اتنے میں حضرت ابوبکرؓ اندر داخل ہوئے تاکہ وہ اپنی برأت کریں۔ جب انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس قدر ناراض دیکھا۔ تو آپ اپنی برأت کو بھول گئے۔ اور دوڑ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گئے۔ اور کہا یا رسول اللہ آپ عمرؓ پر اتنے ناراض نہ ہوں۔ قصور میرا ہی تھا۔ دیکھو کتنی ہمدردی اور کتنی محبت تھی۔ جو ان کے دلوں میں پائی جاتی تھی۔ قصور عمرؓ کا ہے۔ عمرؓ اپنے منہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو واقعہ سناتے ہیں۔ وہ یہی بتاتا ہے کہ قصور عمرؓ کا ہی ہے ابوبکرؓ پہنچتے ہیں۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی یہ فیصلہ فرما لیتے ہیں کہ قصور عمرؓ کا ہے۔ کسی اور کی گواہی سے نہیں بلکہ عمرؓ کے اپنے بیان سے۔ لیکن ابوبکرؓ جس کی ذلت بھی کی گئی۔ جس کو بُرا بھلا بھی کہا گیا۔ جس کا کرتہ بھی پھاڑا گیا۔ وہ اس ساری تکلیف اور ظلم کو بھول جاتا ہے اور اُس کو یہ خیال آ جاتا ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے اس بھائی سے ناراض نہ ہو جائیں۔ ہمارے ہاں کسی سے قصور سرزد ہو اور شکایت پہنچنے پر اُس پر

ناراضگی کا اظہار

کیا جائے۔ تو جس کی خاطر ہم خفگی کا اظہار کرتے ہیں وہ بعد میں شیطان کی طرح سب لوگوں میں اُن باتوں کو پھیلاتا پھرتا ہے وہ یہ نہیں کہتا کہ میری تسلی ہو گئی۔ اور میرا بدلہ لے لیا گیا۔ بلکہ وہ کہتا ہے۔ آج فلاں کو خوب جھاڑ پڑی۔ آج اُسے خوب جوتیاں پڑیں۔ آج اُسے یہ یہ کہا گیا۔ گویا بجائے اس کے کہ وہ استغفار کرے وہ ان باتوں کو پھیلا کر دوسرے شخص کو بے ایمان بنانا چاہتا ہے۔ کیونکہ جب وہ مشہور کرتا ہے کہ فلاں کو جھاڑ پڑی تو جو شخص کمزور ایمان والا ہوتا ہے۔ اُس کے ٹھوکر کھانے کا ڈر ہوتا ہے۔ مگر حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ کی جھاڑ سن کر دل میں خوش نہیں ہوتا۔ وہ صرف اسی سے نہیں بچتا کہ لوگوں کو سناتا پھرے کہ عمرؓ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اس طرح جھاڑا ہے۔ بلکہ وہ اپنے بھائی کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خفگی سے بچانے کے لئے سارا قصور اپنے اوپر

دعائے مغفرت:۔ ۲۵ ؍ ۸ ؍ ۵۰ء کو مریم صدیقہ صاحبہ زوجہ منصور احمد صاحب کارکن نظارت علیا برادر مولوی نور الدین صاحب منیر انچارج بیعت، فوت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ راجہ دلاور خان صاحب سکنہ نونگ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کی دختر تھیں۔ پچھلے سال تعلیم القرآن کے امتحان میں فرسٹ ڈویژن حاصل کی۔ آپ نے اپنی زندگی اسلام کی خدمت کیلئے وقف کی ہوئی تھی احباب جماعت دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل —— لاہور
مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۵۰ء

مذہبی فرقہ داری سے بالا سیاسی پارٹی

اس وقت پاکستان کے استحکام اور اسکی آئندہ بہبودی کے لئے جس چیز کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ وہ ایک ایسی پارٹی ہے۔ جو بین المسلمین توازن اور اتحاد کے اعلیٰ جذبات کو ترقی دینے والی ہو۔ جس کے بل پر پاکستان حاصل کیا گیا ہے۔ یہ ایک بدیہی حقیقت ہے۔ کہ اگر تمام مذہبی اور سیاسی فرقوں کے مسلمان اتحاد و اتفاق کی روح سے مخالف عناصر کا مقابلہ نہ کرتے تو آج پاکستان کا وجود حقیقت سے آشنا نہ ہوتا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ کہ مسلمانوں کی ایک وہ جماعتیں جو فطرتاً فرقہ پرست واقع ہوئی ہے۔ پاکستان کے قیام کی جدوجہد میں شامل نہیں ہوئی تھیں۔ نہ صرف شامل ہی نہیں ہوئی تھیں۔ بلکہ ان جماعتوں نے کھلی کھلی مخالفت کی تھی۔ اور اس جماعت کو جس نے تمام رائے اور خیال کے مسلمانوں کے لئے اپنی آغوش وا کر رکھی تھی۔ مٹانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا تھا۔

اس کے باوجود وہ واحد جماعت اپنے اصولوں پر قائم رہی اور اس نے مسلمانوں کی اکثریت کو ایک واحد مقصد کی سٹیج پر لا کھڑا کیا۔ اور مخالف جماعتیں اپنی تخریبی کارروائیوں میں سخت ناکام ہوئیں۔

پاکستان بن جانے کے بعد ایک طرف تو مخالف قوتوں نے گرگٹ کی طرح رنگ بدلا۔ اور نئے عزم اور نئے ڈھنگ سے اس واحد جماعت کو پارہ پارہ کرنے میں مشغول ہو گئیں۔ اور دوسری طرف خود اس واحد جماعت میں اندرونی انتشار پیدا ہو گیا۔ جسکی وجہ ایک یہ ہوئی۔ کہ اس جماعت میں وہ لوگ بھی آملے۔ جو پہلے اس کے سخت مخالف تھے۔ اور جنہوں نے اس کے پرخچے اڑانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا تھا۔

یہ واحد جماعت مسلم لیگ ہے۔ اور ساری دنیا جانتی ہے۔ کہ اگر یہ مسلم لیگ اپنے وسیع دامن میں تمام مذہبی اور سیاسی فرقوں کو نہ سمیٹتی۔ تو آج پاکستان نہ بنا ہوتا۔ اگر ہم غور کریں۔ تو ہمیں معلوم ہوگا۔ کہ مسلم لیگ کی کامیابی کا یہی راز تھا۔ کہ اس نے تمام فرقہ پرستی سے بالا ہو کر تمام مسلمان کہلانے والوں کو مشترکہ اور متحدہ جدوجہد کی دعوت دی۔ اور قائد اعظم کے حسن فکر اور سیاسی فہم نے اس کے اصولوں پر سختی سے عمل خود بھی کیا۔ اور دوسروں سے بھی کرایا۔

آج ہم دیکھتے ہیں۔ کہ مسلم لیگ وہی ہے۔ اور اس کے اصول بھی وہی ہیں۔ لیکن اس میں اندرونی انتشار اس حد تک پیدا ہو چکا ہے۔ کہ مسلمانوں میں انتشار پھیلانے والی جماعتیں جن کو اس نے میدان کارزار میں بری طرح شکست دی تھی۔ خطرناک طور پر از سر نو سر نکال رہی ہیں۔ ڈر ہے کہ اگر یہ فرقہ پرست جماعتیں خدانخواستہ مسلم لیگ کو بالکل ختم کرنے میں کامیاب ہو گئیں۔ تو یقیناً پاکستان کی اس سے بھی بدتر حالت ہو جائے گی جو مسلمانوں کی اس وقت ہوتی۔ جب پاکستان نہ بنتا۔ یہ ایک ایسا خطرہ ہے۔ جس کو ہر ایک امن پسند اور پاکستان کا بہی خواہ محسوس کر رہا ہے۔ حق یہ ہے کہ مسلم لیگ ہی ایک ایسی جماعت ہے۔ جو اپنے وسیع اصول اور اپنے گذشتہ کردار کی بناء پر اس بات کا استحقاق رکھتی ہے۔ کہ پاکستان کے حقیقی بہی خواہ اس کو پہلے سے بھی زیادہ مضبوط بنانے میں اپنی تمام طاقتیں خرچ کر دیں۔ اسکی گذشتہ کامیاب خدمات کو بھی جانے دیجئے۔ سوچنے والی بات یہ ہے۔ کہ کیا سوا مسلم لیگ کے اس وقت جو جماعتیں ملک میں ابھرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ ان میں سے ایک بھی ایسی ہے۔ جو مسلمانوں کے تمام عقایدی اور سیاسی تفرقات سے بلند ہو کر ملک کے آئندہ امن و امان کی ضمانت دے سکے۔ آپ اگر غور فرمائیں گے۔ تو یہ تمام نام نہاد جماعتیں جو اس وقت متحدہ طور پر مسلم لیگ کی مخالفت کر رہی ہیں۔ خود ان کا موجودہ اتحاد ہی ظاہر کرتا ہے۔ کہ وہ تمام کی تمام جماعتیں ملک میں ایسا انتشار چاہتی ہیں۔ جس سے فائدہ اٹھا کر ہر ایک اپنے دل میں امید رکھتی ہے۔ کہ بعد میں وہی دوسروں کے علی الرغم ملک کے اقتدار پر اپنا واحد قبضہ بلاشرکت غیرے کر سکنے میں کامیاب ہو گی۔ اس وقت ان کا واحد غرض یہی مقصد صرف مسلم لیگ کو تتر بتر کرنا ہے۔ ان میں سے ہر ایک جماعت جو اکھیل رہی ہے اور اپنے دل میں اپنا اپنا داؤ لگائے ہوئے ہے۔ حالانکہ ان جماعتوں میں سے ایک بھی اتنی طاقت نہیں رکھتی۔ کہ دوسری جماعتوں پر بھاری ثابت ہو سکے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ مدت تک پاکستان میں طوائف الملوکی کا دور دورہ شروع ہو جائیگا۔ اور حکومت کا وہی حال ہو جائے گا۔ جو اس وقت فرانس اور تقریباً تمام اسلامی ممالک میں ہو رہا ہے کہ چار دن بھی کوئی پارٹی برسر اقتدار نہیں رہ سکتی۔

بے شک ایسے ملکوں میں جہاں مختلف پارٹیاں برسر جنگ رہیں۔ ہر ایک پارٹی بڑے خوش آئند پروگرام لیکر لوگوں کی عقیدت خریدنے کے لئے دکان لگاتی ہے۔ بے شک ایسا ہر پروگرام ملک کے لئے بڑا مفید ہوتا ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ اگر کسی پارٹی کو اپنا پروگرام کو پایۂ انجام پہنچانے کی فرصت ہی نہ نصیب ہوگی۔ تو ایسے مفید پروگراموں کا سوا اس کے اور کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ کہ عوام کے جذبات کو ہیجانی حد تک برانگیختہ کر دیا جائے۔ جو ان میں بد اطمینانی اور بے یقینی کے جراثیم پرورش پانے کے لئے خوراک مہیا کرے۔

ایسی حالت انقلاب کی تمام تباہیاں تو ضرور اپنے ساتھ لائیگی۔ مگر کسی ایسے پائیدار انقلاب کی ضامن نہیں ہو سکے گی۔ جو ملک میں حقیقی ترقی کا دور لانے کا ضامن ہو۔ کیونکہ طائف الملوکی اور تباہی مترادف الفاظ ہیں۔ اور تباہیوں کا سلسلہ عموماً لامتناہی ہوتا ہے۔ تا آنکہ مع

مردے از غیب بروں آید و کارے بکند

ہمیں ڈر ہے۔ کہ مسلم لیگ کی کمزوریوں اور بوقلموں جماعتوں کی برساتی کیڑوں کی طرح نمو کہیں ہمارے ملک کو بھی اس خوفناک غار انتشار میں نہ دھکیل دے۔ کہ جہاں سے باہر نکلنا پھر ناممکن ہو جائے۔ اس لئے ہر سچے بہی خواہ پاکستان کا فرض ہے۔ کہ وہ لیگ کے اندرونی جھگڑوں کو ملیامیٹ کرنے میں اپنا پورا پورا زور خرچ کر دے۔ اور متنازعہ عناصر کو راہ راست پر لانے کی کوشش کرے۔ اگر بروقت ایسا نہ کیا گیا۔ اور اگر اندرونی جھگڑے نہ مٹ سکے۔ تو جو کچھ اس کا نتیجہ ہونے والا ہے وہ ابھی نظر آ رہا ہے۔ اور مسلم لیگ کے جاہ پرستوں کو بھی سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اگر انہوں نے ذاتیات کو ترک نہ کیا۔ تو انکی اپنی موت کی بھی گھنٹی بج چکی ہے۔ کیونکہ جب مسلم لیگ ہی نہ

سالانہ اجتماع —— اور —— اسکے —— اخراجات

۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۵۰ء

مجالس کو متعدد سرکلر لیٹرز کے ذریعہ اطلاع دی جا چکی ہے۔ کہ ہمارا آئندہ سالانہ اجتماع منددجہ بالا تاریخوں میں ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ یہ خدام الاحمدیہ کا دسواں اجتماع ہے۔ اور جماعت کے نئے مرکز ربوہ میں دوسرا۔ اجتماع کی تاریخیں قریب تر آ رہی ہیں۔ مگر ابھی بہت زیادہ تعداد میں ایسی مجالس ہیں۔ جنہوں نے اجتماع کے اخراجات پورا کرنے کے لئے چندہ اجتماع مرکز میں نہیں بھجوایا۔ اس وجہ سے سامان کی خرید میں سخت دقت پیش آ رہی ہے۔

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ گذشتہ ہفتہ انہیں ان کے بجٹ کے مطابق چندہ کی تفصیل بھجوائی جا چکی ہے۔ گو یہ پوری نہیں۔ کیونکہ اکثر بجٹ ابھی نامکمل ہیں۔ تاہم مجالس کو توجہ دلانے کے لئے یہ کافی تھا۔

یہ اعلان پھر بطور یاددہانی ارسال ہے۔ چندہ اجتماع جلد تر وصول کر کے مرکز میں بھجوانا ضروری ہے ورنہ تمام کاموں میں رکاوٹ پیدا ہو جانے کا احتمال ہے۔ قائدین مجالس فوری توجہ کریں۔ چندہ اجتماع وصول کر کے ساتھ ساتھ مرکز بھجواتے رہیں۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

دس یوم سے میری چھوٹی بہن ٹائیفائڈ بخار میں مبتلا ہے۔ ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ پُر زور دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ نعیمہ مبارکہ بنت ایم غلام محمد ٹیلر ماسٹر۔

(۲) ہمارے گھر میں عرصہ تین ماہ سے بیماری ہے کبھی ہمشیرہ کبھی بھائی اب میری والدہ صاحبہ چند یوم سے دائیں ٹانگ کے گھٹنے کی شدید درد کی وجہ سے بہت بے چین ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے الیاس احمد ولد میاں محمد یعقوب صاحب ربوہ

(۳) میں جب سے پاکستان آیا ہوں مالی حالت بہت خراب ہے۔ ناظرین الفضل سے دعا کی درخواست ہے بچوں کی صحت کے لئے بھی دعا کریں (حکیم سعد اللہ خان مہاجر موضع چورکانہ)

فتنہ پرداز عنصر

—از خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی—

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آجکل بعض مقامات میں شیعہ سنی کا سوال نہایت نازک صورت اختیار کر چکا ہے۔ اور مذہبی اختلافات کو درمیان میں لا کر اتحاد بین المسلمین کے دشمن اپنا الّو سیدھا کر رہے ہیں۔ حالانکہ یہ حقیقت ہے کہ مسلمانوں کے باہمی اتحاد و اتفاق کی برکت سے پاکستان معرض وجود میں آیا تھا۔ اس زندہ حقیقت کے ہوتے ہوئے ایک ایسے گروہ کا جس کی گزشتہ بدعنوانیاں الم نشرح ہیں جس کی پاکستان بننے سے قبل کی زندگی کا کافی حصہ پاکستان دشمنی میں گزرا۔ جس کے ذمہ وار لیڈر مسلم لیگ سے برسرپیکار ہو کر اس کے محبوب قائد اعظم مسٹر محمد علی جناح کو "قائد اعظم" کی بجائے "کافر اعظم" تک کے الفاظ سے یاد کرتے رہے۔ ہاں جو آخر تک کانگرس کی ہاں میں ہاں ملاتے چلے آئے۔ بلکہ اب بھی در پردہ اسی کے گیت گا رہے ہیں۔ اور اسی کے اشارہ سے نقل و حرکت کر رہے ہیں۔ نئے سرے سے مسلمانوں کے قومی شیرازہ کو بکھیر کر ان کا منافرت پیدا کرنا بڑے درجہ کی اسلام و پاکستان دشمنی نہیں تو اور کیا ہے؟ جناب مولوی محمد بشیر صاحب (شیعہ عالم) آف ٹیکسلا کا "امیر شریعت احرار" مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری کی نسبت اپنے خیالات کا ان الفاظ میں اظہار کرنا کہ

"وہ موجودہ وقت میں سنی و شیعہ اتحاد کا لفظی نعرہ لگاتے ہیں" (درِ نجف ۸ مئی ۱۹۵۰ء)

بالکل حقیقت پر مبنی ہے۔ اور واقعات بھی اس کی صاف صاف شہادت دے رہے ہیں۔ چنانچہ ۱۹۴۶ء کے ایام میں جبکہ مسلمانوں کی متحدہ آواز پاکستان کی حمایت میں اٹھ رہی تھی۔ اور وہ ہر قسم کی قربانیاں کر رہے تھے۔ امیر شریعت احرار نے یکم ستمبر کو لاہور میں تقریر کرتے اور مسلم لیگ کے بعض ذمہ وار لیڈروں کی طرف جو شیعہ خیالات رکھتے ہیں اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ

"تم اپنے بُرے عقیدوں سے توبہ کر کے ہمارے ساتھ شریک ہو جاؤ۔ وہ لوگ جنہوں نے ابوبکرؓ کو مسلمان نہ مانا عمرؓ کو کافر کہا اور حضرت عائشہؓ کا بت بنا کر آپ کی توہین کی ہم ان کے ساتھ کب شریک ہو سکتے ہیں" (آزاد ۳ ستمبر ۱۹۴۶ء)

اس سے ظاہر ہے کہ مصلحت وقت کی بناء پر احراری لیڈر قائد اعظم اور بعض دیگر شیعہ خیالات رکھنے والے مسلم لیگی زعماء کے مذہبی عقائد و خیالات کو اشتعال انگیز رنگ میں عوام مسلمانوں کے سامنے پیش کرتے ہوئے انہیں مسلم لیگ اور پاکستان سے بدظن کرنے کے لئے کس قدر مذموم کوششوں میں لگے ہوئے تھے۔ اور اب جبکہ ان کی دلی تمناؤں اور ارادوں پر پانی پھر چکا ہے۔ اور وہ اپنی مخفی سکیموں میں بُری طرح ناکامی کا مونہہ دیکھ چکے ہیں۔ پھر یہ لوگ چاہتے ہیں کہ ہم اپنی سابقہ تدبیروں کو بروئے کار لا کر من مانی کارروائیاں کریں۔ اور اس طرح غیروں کو خوش کرنے کی خاطر مسلمانوں کے مفاد سے کھیلیں۔ شیعہ سنی کا سوال بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ جس کی ابتدا نارووال ضلع سیالکوٹ سے کی جا رہی ہے۔

لیکن ہم اپنے مسلمان بھائیوں کی خدمت میں جنہوں نے اپنی انتھک کوششوں اور قربانیوں کے نتیجہ میں اور باہمی اتحاد کی بدولت پاکستان حاصل کیا ہے مودبانہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ محترم بھائیو! وقت کی نزاکت کو سامنے رکھتے ہوئے اس قسم کے فتنوں سے اپنے تئیں بچاؤ۔ ورنہ پاکستان کو اور بھی خطرناک مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور یاد رکھو کہ اگر تم موجودہ وقت میں مذہبی جھگڑوں میں پڑے رہے اور فتنہ پرداز عنصر کی کوششوں سے متاثر ہو گئے۔ تو اس کا نتیجہ یقیناً قوم کی ہلاکت ہے۔ اتحاد و اتفاق کی بڑی برکتیں ہیں۔ اتحاد و اتفاق ہی تو تھا۔ جس کے ذریعہ صدیوں تک مسلمان دنیا پر حکمران رہے اور غیر قومیں ان کے مقابل سر نہ اٹھا سکیں۔ تمام دردمند مسلمان جنہیں باہمی اتحاد کا احساس ہے وہ تو اس سلسلہ میں کوشاں ہیں کہ اتحاد باہمی قائم رہے۔ لیکن برعکس اس کے پاکستان میں ایک ایسا بھی عنصر موجود ہے۔ جس کی گزشتہ تاریخ بتلا رہی ہے۔ کہ اس کو کسی وقت بھی مسلمانوں کا باہمی اتحاد بھاتا نہیں رہا۔ اور جب بھی اس نے مسلمانوں میں باہمی اتفاق و اتحاد کی دیواریں استوار ہوتی دیکھیں جھٹ آپے سے باہر ہو کر انہیں منہدم کرنے لگ گیا۔ پس آج بھی اس کی یہی کوشش ہے کہ مسلمانوں میں از سرنو پھوٹ اور منافرت کی خلیج وسیع ہو جائے۔ اور اس طرح وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکے۔ لیکن اگر ہم پاکستان کے اندرونی دشمنوں کی اس قسم کی سکیموں کو کامیاب ہونے دیں۔ اور ان سے متاثر ہو کر شیعہ سنی کا مذہبی جھگڑا شروع کر دیں۔ تو اس کے صاف یہ معنے ہوں گے کہ ہم خود اغیار کو عملاً دعوت دے رہے ہیں کہ وہ آ کر ہمارے محبوب ملک پاکستان اور ہماری رہی سہی جائدادوں پر قبضہ کر لے۔ ایسی صورت میں ہم سے بے وقوف اور کون شخص ہو سکتا ہے؟

جناب سید خادم علی شاہ صاحب ایڈیٹر اخبار "درِ نجف" رقمطراز ہیں کہ

"دورِ حاضرہ میں اسلام پاک کو فقط اتحاد باہمی کی ضرورت ہے وہ کونسا مسلمان ہے جو اس ضرورت کو محسوس نہیں کرتا۔ وہ کون مسلم ہے؟ جسے یہ معلوم و محسوس نہیں کہ زمانہ موجودہ میں مسلمان صرف نا اتفاقی جنگ زرگری اور باہم آویزی سے ضعیف و ذلیل ہو رہے ہیں۔ پھر باوجود اس کے افتراق بین المسلمین کی بنیاد ڈالنا مسلمانوں میں عدم اعتماد و منافرت کی فضا پیدا کرنا کس مسلمان کا فعل ہے یا ایسے مدعی اسلام کا جو باطناً یہودی ہے۔" (درِ نجف سیالکوٹ جلد ۱۵ نمبر ۳۵ صفحہ ۳)

نیز جناب مولوی شریف احمد صاحب مراد مارہروی تحریر فرماتے ہیں کہ

"(اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا دیکھو تم اتفاق کے ساتھ رہو اور ان لوگوں جیسی حرکتیں نہ کرو۔ جنہوں نے باہم تفرقے اور اختلاف پیدا کئے۔ اور گمراہ ہوئے یہ اشارہ بنی اسرائیل کی طرف ہے؟ اور ظاہر ہے یہ کیا جا رہا ہے کہ بنی اسرائیل دنیا کی ایک برگزیدہ قوم درست اور ہوشمند قوم تھی ہر قسم کی نعمتیں اسے حاصل تھیں اس کی سلطنت خشک و تر میں پھیلی ہوئی تھی۔ بڑے بڑے فرمانروا ان کا نام سنکر لرز اٹھتے تھے۔ لیکن جب ان میں تفرقے اور اختلاف پڑ گئے۔ تو اس کا سارا وقار اور تمام عظمت ختم ہو گئی۔ اور یہ حالت ہوئی کہ کبھی ان پر بابلیوں نے ہلّہ بولا اور کبھی یونانیوں نے کبھی ٹیٹس برق و باد کی طرح ان پر آئے اور بیت المقدس کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ اور کبھی بخت نصر شیرانہ صورت کے ساتھ جھپٹا لاکھوں قتل کئے اور ہزارہا کو گرفتار کر کے لے گیا۔ سب کو سمجھا کر اور بتا کر حکم ہوتا ہے کہ اگر اتفاق سے باہم تفرقہ بھی پڑ جائے۔ اور مسلمانوں میں باہم لڑائی ہو بھی جائے تو تم خود ہی صلح کرا دیا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے سب کچھ بتا دیا اور جتا دیا مگر نہ دیکھنے والی آنکھ ہے اور نہ سوچنے والا دماغ" (رسالہ مولوی جلد ۳۱ نمبر ۳ صفحہ ۵۳)

پس موجودہ امتحانات کے نازک ترین زمانہ میں تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ نا اتفاقی سے پیدا ہونے والے بد نتائج سے آگاہ ہوں اور بنی اسرائیل کے گزشتہ عبرتناک انجام سے عبرت حاصل کریں اور پاکستان کے اندرونی دشمنوں کی کارستانیوں پر خوب نظر رکھیں اور جہاں تک ہو سکے اس فتنہ پرداز عنصر کی کوششوں کو بحیثیت مجموعی ناکام بنانے کی ہر ممکن ذرائع سے کوشش کریں۔ تا پاکستان ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے ایک ایسے بلند مقام تک جا پہونچے کہ دنیا کے

مولوی محمد امیر صاحب ڈبروگڑھ آسام کی وفات

—(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)—

ڈبروگڑھ آسام سے پروفیسر عطاء الرحمٰن صاحب ایم۔ اے ریٹائرڈ اسسٹنٹ ڈائرکٹر محکمہ تعلیم بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے والد محترم مولوی محمد امیر صاحب وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولوی صاحب موصوف پرانے اور مخلص احمدی تھے اور موصی بھی تھے چونکہ ڈبروگڑھ میں جماعت بہت تھوڑی ہے۔ اس لئے پروفیسر عطاء الرحمٰن صاحب درخواست کرتے ہیں کہ احباب کرام ان کے والد صاحب مرحوم کا جنازہ غائب پڑھ کر ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ مولوی محمد امیر صاحب حقیقتہً ایک بہت نیک اور با اخلاق بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے۔ اور ان کے پسماندگان کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین

درخواست ہائے دعا

میرے ابا جان پانچ چھ دن سے سخت بیمار ہیں۔ جس کی وجہ سے کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ محمد احمد ابن جہانشاہ محمد عمر صاحب از راہوالی ضلع گوجرانوالہ

(۲) خاکسار عرصہ تقریباً چار ماہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ تمام احمدی احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار غلام قادر احمدی فقیر والی ضلع بہاولنگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود)

جزیرہ بورنیو میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تبلیغ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے دعا۔ احمدی احباب کا قابل قدر اخلاص

از وکالت التبشیر ربوہ

بورنیو میں مولوی محمد زہدی صاحب فاضل تبلیغ احمدیت میں مشغول ہیں۔ ماہ جولائی کی کارگزاری کی رپورٹ خلاصۃً درج ذیل کی جاتی ہے۔ مکرم مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ اس ماہ قریباً ۱۲۰ میل کا سفر کیا گیا اور ۱۳۰ افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ بعض احباب کو لٹریچر بھی مطالعہ کے لئے دیا گیا۔ چالیس خطوط لکھے اور چھ تقاریر کرنے کا موقعہ ملا۔ غیر مسلم اقوام میں خاص طور پر تبلیغ اسلام کی گئی اور غیر احمدیوں تک احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگ احمدیت کی طرف راغب ہو رہے ہیں۔ بے دینی بہت پھیلی ہوئی ہے۔ صرف اور صرف خدا تعالیٰ ہی ان کو ہدایت دے سکتا ہے۔ تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ دی جاتی رہی۔ بعض احباب قاعدہ یسرنا القرآن پڑھنے میں مشغول ہیں۔ عید الفطر کے موقعہ پر بعض غیر احمدی احباب اور غیر مسلم دوستوں کو دعوت دی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان پر اچھا اثر ہوا۔

احباب کرام کی خدمت میں عرض ہے کہ اپنے مجاہد بھائی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں تا اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔ اور انہیں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں

یہاں کی جماعت اپنے پیارے امام کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے خاص طور پر انفرادی اور اجتماعی دعائیں مانگ رہی ہے۔ اس سلسلہ میں جماعت نے اپنے اوپر سات نفلی روزے بھی لازم کئے تھے آج پانچواں روزہ ہے۔ ہر اجتماعی دعا کے موقعہ پر جو ہر سوموار اور جمعرات کو ہوتی ہے۔ احباب کو سیرت النبیؐ کے چیدہ چیدہ حصے سنائے جاتے ہیں۔ دعا میں اولاً قرآنی دعائیں اور دعائے مسنونہ جہراً پڑھی جاتی ہیں۔ پھر ہر شخص خاموشی سے اپنی اپنی زبان میں دعائیں مانگتا ہے۔ ہر اجتماعی دعا قریباً نصف گھنٹہ تک ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم عاجزوں کی دعاؤں کو محض اپنے فضل و کرم سے قبول فرمائے۔ اور حضور کا سایہ ہمارے سروں پر تا دیر قائم رکھے۔

احباب کرام ایسے دور دراز ممالک میں نو احمدیوں کی حضور انور کے ساتھ یہ عقیدت حضور کی روحانی کشش کا ہی نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت و عافیت سے رکھے۔

قابل توجہ جماعتہائے احمدیہ پاکستان

نظارت تعلیم و تربیت ذیل میں ان جماعتوں کے نام شائع کرتی ہے۔ جن کی طرف سے سیکرٹریان تعلیم و تربیت کا انتخاب ہو کر ہمارے دفتر میں موصول ہو چکا ہے۔ اور ان کی منظوری بھی ہو چکی ہے۔ یہ فہرست اس لئے شائع کی جاتی ہے۔ تاکہ باقی جماعتیں اپنے اپنے ہاں سیکرٹری تعلیم و تربیت کا انتخاب کر کے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ جماعتوں کے اسماء حسب ذیل ہیں۔

جماعتوں کے نام:۔ حلقہ الف ربوہ۔ حلقہ ب ربوہ۔ حلقہ ج ربوہ۔ لاہور شہر (مرکزیہ) کراچی شہر لائل پور شہر۔ پشاور۔ راولپنڈی۔ سیالکوٹ شہر۔ ڈسکہ۔ ملتان شہر۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ سرگودہا شہر دیپالپور۔ لاہور چھاؤنی۔ سید والا۔ سکھر شہر۔ باٹاپور۔ اوکاڑہ۔ کنری۔ حیدرآباد سندھ۔ خوشاب پسرور۔ گجرات شہر۔ شکارپور۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ نوشہرہ چھاؤنی۔ جڑانوالہ۔ ڈیرہ غازیخان۔ چنیوٹ گوجرانوالہ۔ پاکپتن۔ لاڑکانہ۔ قلعہ صوبا سنگھ۔ بدوملہی۔ گوجرہ۔ چک نمبر ۲۷۰ الف۔ شاہپور چھاؤنی دائرہ۔ ملیانوالہ۔ مال پورہ۔ محمد آباد۔ محمود آباد۔ دولمیال۔ نورنگ۔ موضع مدین۔ بھاگووال۔ گوبند پور چک ۱۰۹ نرائن گڑھ۔ درگانوالی۔ نگارستان۔ چونڈہ۔ ناصرآباد سٹیٹ۔ محمود آباد ضلع جہلم۔ نسیم آباد سٹیٹ۔ چوہدری چھنہ کمال ڈیرہ۔ چک ۹۶ گ ب۔ آنبہ۔ میانوالی کانوالی۔ جھور چک نمبر ۱۷۱ چک نمبر ۹۸ شمالی۔ گڈولہ باندھی۔ ستی بازہ۔ دماد یوالہ۔ چک ۶۱ ج ب۔ ہڑپارہ۔ گھٹیالیاں۔ پیرکوٹ

یہ کل ستر جماعتیں ہیں جن میں سیکرٹری تعلیم و تربیت مقرر ہیں۔ باقی جماعتوں کی طرف سے انتخاب ہو کر نہیں آیا۔ حالانکہ تعلیم و تربیت کے سیکرٹری کا ہر جماعت میں منتخب ہونا نہایت ضروری ہے کیونکہ تعلیم و تربیت ہی کے ذریعہ سے افراد جماعت کو ایمان پر مضبوط رکھا جا سکتا ہے۔ نظارت ہذا تمام ان جماعتوں سے جنہوں نے ابھی تک سیکرٹری تعلیم و تربیت کا انتخاب کر کے رپورٹ نہیں کی [illegible] کا انتظار کرے گی۔ نیز یاد رہے کہ ایسے شخص کو سیکرٹری تعلیم و تربیت مقرر کیا جائے جو اپنے کام کو مستعدی سے کرنیوالا ہو اور صرف عہدہ کے اعزاز پر خوش ہو کر بیٹھنے والا نہ ہو۔

ناظر تعلیم و تربیت

سردار آفتاب احمد خان کو آخر اپنے بیان کی تردید کرنا پڑی

از مکرم مہتمم صاحب نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ

مندرجہ بالا عنوان سے مرکز سلسلہ کی طرف سے ایک ٹریکٹ شائع ہوا ہے۔ جس کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ احباب اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کریں۔

گزشتہ دنوں سردار آفتاب احمد خان سیکرٹری آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس نے لاہور میں ایک تقریر کی۔ جس میں جماعت احمدیہ کی فرقان بٹالین کے خلاف بھی بعض غلط معلومات کی بناء پر الزامات عائد کئے

ان کی اس تقریر کو احراریوں نے بڑے بڑے عنوانوں کے ساتھ ٹریکٹوں کی صورت میں شائع کیا۔ لیکن جھوٹ آخر جھوٹ ہی ہوتا ہے۔ جب سردار صاحب موصوف کو اصل حقیقت کا علم ہوا تو انہوں نے اپنے بیان کی بعض اخبارات کے ذریعہ خود تردید شائع کروائی۔ چنانچہ روزنامہ "تعمیر" راولپنڈی کی ۸ رجون ۱۹۵۰ء کی اشاعت میں سردار صاحب موصوف کے یہ الفاظ شائع ہوئے ہیں:۔

"چند یوم ہوئے میں نے فرقان بٹالین کے بارے میں اظہار خیال کیا تھا۔ لیکن بعد میں معلوم ہوا ہے کہ اس بارے میں میری اطلاع تمام کی تمام درست نہ تھی۔"

فرقان بٹالین نے محاذ کشمیر پر جو کام کیا اس کے متعلق کمانڈر انچیف افواج پاکستان نے جو سند خوشنودی عطا فرمائی اس کا شائع ہونا تھا کہ احرار کیمپ میں کھلبلی مچ گئی اور اپنی پردہ دری اور جھوٹ کی قلعی کھلتے دیکھ کر احمدیوں پر انگریزوں کے جاسوس ہونے کا الزام لگا دیا۔ ہماری دشمنی عداوت اور حق پوشی میں وہ ایسے اندھے ہو چکے ہیں کہ ہمارا اقرار کلمہ توحید اور ہماری نمازیں اور اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے ہماری ساری کوششیں ان کے نزدیک ریاکاری ہی ہے۔ بدظنی اور جھوٹ سے جب کوئی کام لینے لگے تو اس کی کوئی حد نہیں ہو سکتی۔ اور اس بیماری کا کوئی علاج نہیں۔ اسی لئے خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے فاجتنبوا قول الزور جھوٹی باتوں سے بچو اور فرماتا ہے ان بعض الظن اثم چونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اس لئے ان سے بچنو کہ بہت سے گناہوں سے بچا جا سکے۔

احرار کا یہ حملہ صرف احمدیوں پر ہی نہیں بلکہ براہ راست پاکستان کے ارباب حل و عقد پر بھی غداری کا اتہام ہے۔ جنہوں نے ایک انگریز کو جو کہ حکومت پاکستان کے لئے بزعم احرار نہایت خطرناک ثابت ہو سکتا ہے افواج پاکستان کا کمانڈر انچیف مقرر کیا ہوا ہے۔

یہ احرار کے اندرونے کا بالکل آئینہ ہے جو وہ پاکستانی حکومت کے متعلق اپنے دل میں پوشیدہ رکھ رہے ہیں۔ یوں احمدیوں کو سامنے رکھ لیا جاتا ہے۔ اور مراد ان کی تخریب پاکستان ہوتی ہے۔ ان کی اس قسم کی تحریریں اپنے اندر کس قسم کی شرارت لئے ہوئے ہیں؟ اس کا اندازہ پبلک خود لگا سکتی ہے۔ ہم پبلک سے التماس کرتے ہیں کہ وہ اس قسم کی خبروں پر بغیر کافی تحقیق کے دھیان نہ دیا کریں۔ کیونکہ یہ جو بھی افسانہ گھڑتے ہیں وہ صرف جھوٹ کا پلندہ ہوتا ہے۔ ایسے موقعہ کے لئے قرآن کریم فرماتا ہے اذا جاء کم فاسق بنبأ فتبینوا ان تصیبوا قوما بجہالۃ فتصبحوا علیٰ ما فعلتم ندمین (حجرات)

پتھیروں کی ضرورت

ربوہ دار الہجرت میں مستقل طور پر کچی اینٹوں کی پتھائی بھٹہ کے لئے پتھیروں کی ضرورت ہے۔ ریٹ معقول ہے۔ جو دوست اس رنگ میں خدمت بجالا کر اس موقعہ سے استفادہ حاصل کرنا چاہیں۔ وہ خط و کتابت کے ذریعہ یا براہ راست خود مل کر معاملہ طے کر سکتے ہیں:۔

ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعض ضرر رساں رسوم کا انسداد

(از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل مبلغ سیرالیون)

عموماً دیکھا گیا ہے۔ کہ پاکستان میں شادیوں کے موقعہ پر دولہا یا دلہن اور برات کی روانگی اور آمد کے وقت فخر اور خوشی کے طور پر ان کے اوپر سے پیسوں اور دیگر نقدی کی مٹھیاں پھینکی جاتی ہیں۔ حال ہی میں گنج مغلپورہ میں ایک دو شادیوں کے موقعہ پر اس رقم کو بڑے اہتمام سے منایا گیا۔ اور پیسے وصول کرنے والوں کے دھکوں سے برات کا ایک بچہ کچلوں پڑ گیا۔ مگر خوش قسمتی سے اٹھا لینے کی وجہ سے بچ گیا۔ اور زیادہ زخم نہ آئے۔ اس وجہ سے بعد میں بعض دوستوں میں اس رسم کے جواز اور عدم جواز پر لمبا عرصہ بحث و مناقشہ ہوتا رہا۔

(نقدی پھینکنے کے نقصانات)

عقلی اور روحانی لحاظ سے اگر اس رسم کو دیکھا جائے۔ تو صاف طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ یہ رسم کوئی فائدہ مند نہیں بلکہ نقصان دہ ہے۔ شائد کوئی فائدہ بھی ہو۔ مگر جہاں تک اس کے نقصانات کا تعلق ہے سو وہ بالکل ظاہر ہیں اور آئے دن پبلک جگہوں اور بازاروں میں دیکھنے میں آتے ہیں۔ جو مختصراً مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) برات یا ڈولی وغیرہ کے اوپر سے اس طرح نقدی پھینکنے میں تکبر اور نخوت کا رنگ پایا جاتا ہے۔ اور کبر و غرور خواہ کسی موقعہ پر اور کسی قسم کا ہو۔ بہرحال مومن اور شریف الاخلاق انسان کی شان کے شایاں نہیں۔

(۲) نقدی بکھیرنے کی اس رسم سے قوم کے بچوں اور غریب طبقہ کے اخلاق پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ اور ان میں طمع اور ناجائز طریقوں اور زور بازو اور قوت و طاقت کے ذریعے مال حاصل کرنے بلکہ لوٹنے اور چھیننے کی عادت پڑتی ہے۔ نیز ایک دوسرے سے لڑنے اور ایک ایک پیسہ کی خاطر دنگہ فساد کرنا فطرت ثانیہ بن جاتا ہے۔

(۳) اس طرح پھینکی ہوئی نقدی کو حاصل کرنے والے بچوں یا بڑوں کے کپڑے عموماً خراب ہو جاتے اور پھٹ جاتے ہیں۔ اور جسمانی طور پر بھی کئی طرح کے حادثات ہوتے ہیں۔ اور بعض دفعہ چھوٹے بچے یا کمزور آدمی ایک دوسرے کے دھکوں وغیرہ سے نیچے گر کر زخمی ہو جاتے ہیں۔ بلکہ اگر بھیڑ زیادہ ہو۔ تو موت کا خطرہ بھی ہوتا ہے

(۴) نقدی کا کافی حصہ ضائع ہو جاتا ہے کچھ گندی نالیوں میں گر جاتا ہے۔ اور کچھ خاک میں مل جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے نہ صرف نقدی ضائع ہوتی ہے۔ بلکہ غریب بچے اور مرد و عورتیں گندگی سے بھری ہوئی نالیوں وغیرہ میں ایک ایک پیسہ کی خاطر کافی عرصہ تک ہاتھ پاؤں مارتے رہتے ہیں جس سے صحت اور اخلاق پر یقیناً برا اثر پڑتا ہے نیز پیسوں کے حصول کے خیال میں لوٹنے والوں میں نہ صرف مرد و عورت کی طبعی تمیز و لحاظ نہیں رہتا۔ بلکہ اپنا خیال بھی نہیں رہتا کہ ان سے کیا حرکات سرزد ہو رہی ہیں۔ اور ان کا تن بدن ڈھنکا ہوا بھی ہے یا نہیں حالانکہ ایک مومن مسلمان کے لئے خواہ وہ امیر ہو یا غریب ہر وقت ایک حد تک سنجیدہ اور باوقار رہنا نہایت ضروری ہے

پس چونکہ اس رسم سے قومی اور انفرادی لحاظ سے اوپر بیان شدہ نقصانات کا نہ صرف امکان ہے۔ بلکہ ہوتے نظر آتے ہیں۔ جن کا موجب کلی طور پر وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو اپنی شادیوں کے موقعہ پر اسی طرح نقدی کی مٹھیاں بازاروں میں پھینکتے ہیں۔ اس لئے اس کا انسداد ضروری ہے۔ اور اس کے برا اور نقصان دہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں اس قسم کے واضح اور عام فہم امور میں کسی کے منع کرنے پر یہ کہنا کہ ہماری تسلی تو تبھی ہوگی۔ جب کہ ہمیں اس رسم کے خلاف کوئی آیت یا حدیث یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صریح فتویٰ دکھایا جائے درست طریق نہیں ہوتا۔ اور آیت کریمہ والذین ہم عن اللغو معرضون کی خلاف ورزی ہے۔

اگر اس رسم سے شادی کی خوشی میں غریبوں کو شامل کرنا مقصود ہوتا ہے یا صدقہ کرنے کی غرض سے پیسے پھینکے جاتے ہیں تو پھر بھی اس امر کیلئے اللہ تعالیٰ نے اور بھی معقول اور فائدہ مند طریقے ہمارے لئے کھول رکھے ہیں۔ ان کو استعمال کرنا چاہیئے مگر اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال کو اپنے جیسے اور اپنے ہم جنس انسانوں کے آگے اس طرح پھینکنا جس طرح کہ کتوں کے آگے روٹی یا گوشت کے ٹکڑے پھینکے جاتے ہیں۔ اور پھر ان بیچارے غریب انسانوں یا اپنی قوم کے بچوں کو جن پر آئندہ قوم کا دار و مدار ہے ان گرے ہوئے پیسوں کو ڈھونڈنے یا حاصل کرنے کیلئے کتوں کی طرح لڑتے اور منہ کھولتے اور دیگر حرکتیں کرتے دیکھ کر خوش ہونا یقیناً اپنے ہاتھوں انسانیت کی ہتک کرنا اور اپنی قوم کے اخلاق بگاڑنے کے مترادف ہے۔

میرے خیال میں نکاحوں کے موقعوں پر مساجد میں چھوہارے یا دیگر کھانے کی اشیاء کا مساجد کے اندر یا ان کے آگے یونہی پھینکنا یا بکھیر دینا بھی اتنا ہی ضرر رساں ہے جتنا کہ بازاروں یا گلیوں میں شادیوں کے موقعہ پر پیسوں کی مٹھیاں بھر بھر کر پھینکنا اور اس کے نتیجے میں پھر پاکستان کی بعض مساجد میں بعض دفعہ جو حرکات اور دھینگا مشتی سرزد ہوتی ہے وہ بھی مساجد کی حرمت اور مومن کے وقار کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کی اصلاح کرے اور ان کی کمزوریاں دور فرمائے۔ امید ہے مفتی سلسلہ صاحب اس امر کے شرعی جواز یا عدم جواز پر روشنی ڈالیں گے۔

ہندوستان کے اُردو اخبارات کی سیر!

مسلمان سے نفرت کیوں!

مسٹر کے جی مشروالا کے مضامین احمد آباد کے "ہری جن" اور لکھنؤ کے قومی آواز میں ساتھ ساتھ شائع ہوتے ہیں۔ کچھ ہی دن ہوئے۔ مسٹر کے جی مشروالا نے کسی مستفسر کے اس سوال کے جواب میں کہ:۔

"ہندو سب غیر ہندوؤں سے اتنی نفرت نہیں کرتے جتنی سخت نفرت مسلمانوں سے کرتے ہیں۔ کیا آپ بتائیں گے کہ ایسا کیوں ہے؟"

"ہندوؤں کے اونچے طبقوں کے ناجائز اختیارات اور مفاد کو نقصان پہنچا۔ اس لئے وہ مسلمان کو اپنا دشمن سمجھنے لگے۔ ہندوؤں کے نچلے طبقے کے لوگوں کو اسلام قبول کر کے ہندوؤں کے اونچے طبقے کی غلامی سے نجات مل گئی۔ اسلام نے انہیں بالکل ہی نہیں۔ تو کم از کم بڑی حد تک سینکڑوں مذہبی اور نیم مذہبی رسوم و توہمات سے ذات پات اور سماج کی محکومی سے اور اونچے طبقے کی تقریباً سیاسی اور معاشی غلامی سے نجات دلادی۔ اس طرح ان نومسلموں پر اونچے طبقے کا کوئی کنٹرول نہیں رہ گیا۔ شروع میں ایک زمانے تک ان نومسلموں کو سیاسی تحفظ حاصل رہا۔ جس کی وجہ سے انہیں اپنے ان بھائیوں سے جنہوں نے مذہب نہیں بدلا تھا۔ بہتر مرتبہ مل گیا اور وہ اتنے طاقتور ہو گئے۔ کہ اونچے طبقے کے ہندوؤں کے جور و ظلم کا مقابلہ کر سکیں۔ جو معاشی میدان میں سوسائٹی پر تقریباً راج کرتے تھے۔ دیہاتوں میں اس وقت بھی جو حالات ہیں اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اگلے زمانے میں ان کا کنٹرول کتنا سخت اور جابرانہ ہوگا۔ اونچے طبقوں (برہمن۔ راجپوت اور ویش) کا مذہبی سیاسی اور معاشی اقتدار مسلمان کے آنے کے بعد کم ہونا شروع ہوا۔ اس لئے مسلمانوں سے ان کی نفرت فطری چیز ہے۔ یہ نفرت ویسی ہی ہے۔ جیسے زمیندار اور سرمایہ دار طبقے مزدور اور کسان تحریکوں سے نفرت کرتے ہیں۔ پس اس نفرت کے اسباب مذہبی۔ اخلاقی۔ سیاسی۔ سماجی اور معاشی ہیں۔ خیر سگالی کی بحالی کے لئے عام مسلمان کا فرض ہے کہ وہ عصبیت کو ختم کرے۔ اور اپنے اخلاقی کردار کو بلند کرے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہندوؤں کا فرض ہے۔ کہ وہ اونچ نیچ کو ختم کریں سماج کے ذلیل ترین فرد بھنگی کو مساوی مرتبہ دیں۔ اور اسے اپنے پڑوس میں رہنے کا حق دیں۔ اس کے ساتھ ایک ہی دستر خوان پر کھانا کھائیں۔ اور دیہاتوں میں ایک ہی کنوئیں سے پانی بھرنے کی اجازت دیں اور وہ ہریجنوں سے نیم غلام اور نیم انسان جیسا برتاؤ کرنے کے رواجی حق سے دست بردار ہو جائیں

اس سلسلے میں ایک عجیب و غریب تضاد نظر آتا ہے۔ صحیح معنوں میں خدا کے ماننے والے مسلمان اور صوفی بلند کردار کے مالک اور روادار ہوتے ہیں۔ مسلم عوام میں عصبیت اور تنگ نظری پھیلانے کے ذمہ دار جاہل مولوی ہوتے ہیں لیکن ہندوؤں میں خواہ ویدوں کے ماننے والے ہوں۔ جین ہوں۔ سکھ ہوں یا کوئی اور عصبیت اور نارواداری عالموں میں پائی جاتی ہیں۔ اس کے برعکس ہندو عوام میں رواداری اور خیر سگالی کی صفات پائی جاتی ہیں۔

کیا یہ حقیقت قابل غور نہیں ہے کہ ہندوؤں کی مقدس کتابوں کے گہرے مطالعہ سے اس قسم کی تنگ نظری پیدا ہوتی ہے جس طرح قرآن کے سطحی مطالعہ سے پیدا ہوتی ہے۔ حالانکہ اس کے برعکس ہونا تو یہ چاہیئے تھا۔ کہ شاستروں اور [illegible] کے پڑھنے سے ہندوؤں میں وہی صفات پیدا ہوتیں۔ جو صوفیوں میں پائی جاتی ہیں۔ یہ ایک ایسا سوال ہے۔ جس پر ہمیں سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے۔

درخواست ہائے دعا

(۱) بندہ آٹھ دن سے بخار میں مبتلا ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(مرزا عبد اللطیف عبادت نگر گلی ۱ مکان ۱۲ لاہور)

(۲) میری ہمشیرہ صاحبہ بعارضہ بخار و نمونیا سخت بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(احمد خان نسیم انچارج مقامی تبلیغ ربوہ حال راولپنڈی)

(۳) میرے والد چوہدری دین محمد صاحب آج کل مالی مشکلات میں مبتلا ہیں اور ایک ہفتہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ ان کی پریشانیوں کو دور کرے۔ (چوہدری محمد منیر)

(۴) خاکسار کی لڑکی گذشتہ ایک سال سے علیل چلی جا رہی ہے۔ احباب کرام صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (غلام حسین احمدی لدھیانوی از کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لے لیتا ہے اور کہتا ہے

یا رسول اللہ

سارا قصور میرا ہی تھا عمرؓ کا کوئی قصور نہیں تھا قصور عمرؓ کا ہی نہ تھا۔ مگر حضرت ابوبکرؓ نے اپنے بھائی کو بچانے کے لئے اپنے آپ کو ہی مجرم قرار دیدیا۔ حضرت ابوبکرؓ کہہ سکتے تھے کہ میں مجرم نہیں۔ وہ مجرم نہیں ہو گئے۔ لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر اس کا کتنا گہرا اثر ہوا ہوگا۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں حضرت ابوبکرؓ کی قدر و منزلت کتنی بڑھ گئی ہوگی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم عمرؓ کے بیان سے ہی سمجھ گئے تھے کہ قصور عمرؓ کا ہے مگر جب ابوبکرؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ عمرؓ کا کوئی قصور نہیں قصور میرا ہی تھا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دل میں حضرت ابوبکرؓ کی عظمت اور بھی بڑھ گئی اور آپ نے سمجھ لیا کہ یہ وہ انسان ہے جو اسلام کو قائم رکھنے اور مسلمانوں کو فتنہ سے بچانے کے لئے ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہے جب وہ ڈرا کہ کہیں عمرؓ کو ٹھوکر نہ لگے یا اس پر کوئی ابتلاء نہ آجائے۔ تو اس نے یہ پروا نہ کی کہ قصور کس کا تھا اس نے ذلت بھی اٹھائی۔ تکلیف بھی برداشت کی اور پھر جرم بھی اپنے سر لے لیا

یہ تھیں وہ خوبیاں

جو صحابہ میں پائی جاتی تھیں۔ اور جس نے ان کی عظمت کو ہمیشہ کے لئے قائم کر دیا۔ کوئی جرم ایسا نہیں جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اسبات کی تحقیقات کی ضرورت پیش آئی ہو کہ وہ جرم واقعہ ہوا ہے یا نہیں۔ یہ تحقیقات تو ہوتی تھی کہ جرم کتنا بڑا ہے یا فلاں جرم کے بدلہ میں مجرم کو جلاوطن کر دینا چاہیئے یا اسے کوئی اور سزا دینی چاہیئے مگر واقعہ کا انکار نہیں ہوتا تھا۔ اور اس وجہ سے کوئی ایسا معاملہ نہیں آتا تھا۔ جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہی لینی پڑی ہو۔ مگر یہاں ہر معاملہ میں گواہ مانگنے پڑتے ہیں۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ ہم میں سے آدھے احمدی ہوتے ہیں اور آدھے غیر احمدی ہوتے ہیں۔ آدھے احمدی تو اس طرح نکل گئے۔ باقی جو آدھے احمدی رہ جاتے ہیں۔ ان میں سے کوئی چندہ نہ دینے کی وجہ سے۔ کوئی عیب چینی کرنے کی وجہ سے۔ کوئی نمازوں میں بے قاعدگی کی وجہ سے اور کوئی تبلیغ میں سستی اور غافل ہونے کی وجہ سے احمدی نہیں ہوتا۔ پھر نام کے طور پر کسی جماعت میں رہنے سے کیا فائدہ ہے

حقیقت یہ ہے کہ

جب تک انسان عبادتوں کی طرف پوری توجہ نہیں کرتا۔ جب تک اس میں دین کے لئے قربانی کا مادہ نہیں ہوتا۔ جب تک اس میں اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے چستی اور ہوشیاری کا مادہ نہیں ہوتا جب تک وہ خدا کے لئے اپنی جان قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار نہیں ہوتا۔ اس وقت تک اس کا یہ دعویٰ کہ وہ ایمان لے آیا ہے محض دھوکا اور منافقت ہوتا ہے۔ ہماری جماعت کا قربانی میں یہ حال ہے کہ جب بیٹھیں گے کہیں گے کہ

کب قادیان ملے گا

ان کو یہ الفاظ کہتے ہوئے شرم نہیں آتی کہ ہم کہہ کہہ رہے ہیں اور عمل کیا کرتے ہیں۔ قادیان کی ان کے دلوں میں کوئی محبت نہیں قادیان کے لئے ان کے اندر قربانی کا کوئی مادہ نہیں لیکن منافقوں اور بے ایمان لوگوں کی طرح قادیان کا نام لے لے کر آہیں بھرتے چلے جائیں گے ــــ تم میں سے ایک طبقہ کو تو اپنے اعمال کو دیکھتے ہوئے قادیان کا نام لیتے ہوئے بھی شرم کرنی چاہیئے تمہاری کرتوتیں تو وہ ہیں جو تم بھی جانتے ہو اور میں بھی اور تم کہتے یہ ہو کہ ہمیں قادیان کب ملے گا۔ اگر خدا اسبارہ میں اپنا اختیار میرے سپرد کر دے تو میں تو اس طبقہ کے اعمال کو دیکھتے ہوئے انہیں کبھی قادیان نہ دوں اگر ان کے دلوں میں

قادیان کی سچی محبت

ہوتی تو ہر احمدی عورت اپنے بچوں سے کہتی کہ جاؤ اور اپنے مرکز کے حصول کے لئے اپنے جان مال قربان کرو۔ ہر احمدی باپ اپنے بیٹوں سے کہتا کہ اپنے جان مال قربان کرکے قادیان واپس لو۔ اس طرح بچے کیا اور بوڑھے کیا۔ مرد کیا اور عورتیں کیا سب دلیری کے ساتھ تمام قربانیاں پیش کرنے کے لئے آگے آجاتے اگر وہ ایسا کرتے تو یہ ان کی محبت کی ایک سچی علامت ہوتی۔ محبت اس کو نہیں کہتے کہ قربانی کرنے کا وقت آئے تو منافقوں کی طرح چھپنا شروع کر دیا جائے۔ اور گھر بیٹھے لمبی لمبی آہیں کھینچتے رہیں کہ آہ ہم قادیان کب واپس جائیں گے۔ اخبارات میں میرے جوابات چھپے ہوئے ہیں۔ جب بھی کسی نے مجھ سے

قادیان کی واپسی کے متعلق

سوال کیا ہے۔ میرا جواب ہمیشہ چڑ چڑا ہوتا ہے یوں میرے جوابات میں چڑچڑا پن نہیں ہوتا۔ مگر قادیان کے متعلق جب بھی کسی نے مجھ سے سوال کیا ہے میں نے چیخے پن سے جواب دیا ہے۔ کیونکہ مجھے وہ لوگ منافق نظر آتے ہیں۔ کبھی خدا نے یونہی گھروں میں بیٹھے بٹھائے لوگوں کو ملک دے دیئے ہیں؟ ملکوں کی واپسی کے لئے جانیں قربان کرنی پڑتی ہیں مال قربان کرنے پڑتے ہیں۔ وطن قربان کرنے پڑتے ہیں۔ آرام و سکون قربان کرنے پڑتے ہیں۔ اور یہ قربانی تمہیں بھی پیش کرنی پڑے گی۔ مکہ کو ہی دیکھ لو خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کو یونہی مکہ نہیں دے دیا۔ بلکہ آٹھ دس سال تک متواتر صحابہؓ نے قربانیاں پیش کیں اور ایک سے ایک بڑھ کر اس راہ میں فدا ہوتا چلا گیا۔ تب انہیں مکہ ملا۔ مگر تم اپنے گھروں میں بیٹھے رہے تم اپنی تجارتوں میں مشغول رہے تم اپنی زراعتوں میں مشغول رہے تم اپنی ملازمتوں میں مشغول رہے اور ملک کے لئے قربانی کا جو موقعہ خدا تعالےٰ نے کشمیر کی جنگ میں بخشا تھا اسے تم میں سے بہتوں نے ہاتھوں سے کھو دیا۔ مگر منافقوں کی طرح یہ لوگ مجھ سے یہ سوال کرتے رہے کہ قادیان ہمیں کب ملے گا۔ قادیان تو ان کو ملے گا اور وہ اس کے ملنے کے مستحق ہیں۔ آج تک خدا تعالےٰ نے قربانی کے بغیر کبھی اتنی بڑی چیز نہیں دی

اگر تم قربانی کرو

اور جانوں کو فدا کرنے کے لئے آگے بڑھو تو پھر بے شک تم یہ سوال بھی کر سکتے ہو کہ قادیان ہمیں کب واپس ملے گا۔ لیکن گھروں میں بیٹھے رہنا اور قادیان کی واپسی کے سوالات کرنا یہ معنے رکھتا ہے کہ تم بھی انہی لوگوں میں شامل ہو۔ جنہوں نے کہا تھا کہ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھٰھنا قاعدون۔ تم نے بھی سو میں سے ایک یا دو آدمی کشمیر کی جنگ میں بھجوا دیئے اور یہ سمجھ لیا کہ ہم تمام ذمہ واریوں سے آزاد ہو گئے ہیں حالانکہ لڑائی میں سو میں سے ایک آدمی نہیں بلکہ سو میں سے سو بھجوایا کرتا ہے۔ قرآن کریم میں

تین صحابہؓ کا ذکر

آتا ہے جو آٹھ آٹھ دس دس جنگوں میں شامل رہ چکے تھے۔ مگر ایک لڑائی میں پیچھے رہ گئے تو خدا تعالےٰ نے کہا ان کو سزا ملنی چاہیئے۔ وہ تو دس لڑائیوں میں شامل ہونے کے بعد بھی قابل سزا قرار پائے۔ مگر تم ایک لڑائی میں بھی شامل نہیں ہوئے پھر تمہارے منافق ہونے میں کیا شبہ رہ جاتا ہے اور جب تم منافق ہو تو تم صاف طور پر یہ کیوں نہیں کہہ دیتے کہ ہم احمدی نہیں۔ تم علی الاعلان اپنی منافقت کا اظہار کرو اور احمدیت سے چھٹکارا حاصل کر لو۔ مثلاً ایک خاوند کا کام یہ ہے کہ وہ اپنی بیوی کو روٹی دے اس کا کام یہ ہے کہ وہ اپنی بیوی کو کپڑا مہیا کرے۔ اس کا کام یہ ہے کہ وہ اپنی بیوی کو مکان مہیا کرے۔ اس کا کام یہ ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ محبت اور پیار کرے اور پھر اس کا یہ بھی کام ہے کہ وہ اپنی بیوی کے شہوانی جذبات کو پورا کرے۔ اب تم بتاؤ کہ اگر کوئی مرد ایسا ہو جو اپنی بیوی کی شہوانی خواہشات کو تو پورا کرتا ہو لیکن اسے روٹی نہ دیتا ہو۔ کپڑا نہ دیتا ہو۔ مکان نہ دیتا ہو تو کیا عورت اس سے

خلع کرائے گی

یا نہیں یا ایک مرد کھانے کو خوب دیتا ہے۔ لباس بھی اعلےٰ سے اعلےٰ پہناتا ہے۔ رہائش کے لئے مکان بھی اس نے دیا ہوا ہے۔ مگر وہ ہے نامرد تو کیا پھر بھی وہ اس سے خلع کرائے گی یا نہیں۔ جب ایک چیز کے نہ ہونے کی وجہ سے بھی عورت حق رکھتی ہے کہ وہ خلع کرا لے تو تمہارا یہ کہنا کس طرح درست ہو سکتا ہے کہ جب ہم چندے دیتے ہیں۔ جب ہم نمازیں پڑھتے ہیں۔ جب ہم روزے رکھتے ہیں۔ جب ہم تبلیغ کرتے ہیں صرف جہاد وطن میں شامل نہیں ہوئے تو ہماری احمدیت میں کیوں شبہ کیا جاتا ہے۔ تمہاری بیٹیاں بعض دفعہ ایک ایک بات کی بنا پر خلع کراتی ہیں یا نہیں کراتیں یا کیا تم یہ قانون جاری کر سکتے ہو کہ میری بیٹی ساری عمر نامرد مرد کے ساتھ رہے گی۔ اس لئے کہ وہ اسے کھانا کھلاتا ہے اس لئے کہ وہ اسے کپڑا دیتا ہے اس لئے کہ وہ اسے مکان دیتا ہے تم بتاؤ کیا ایک لڑکی بھی کسی ایسے مرد کے ساتھ رہنے کے لئے تیار ہوگی جو اسے اور تو تمام چیزیں دیتا ہو مگر وہ نامرد ہو دنیا کی کوئی لڑکی بھی اس کے لئے تیار نہیں ہوگی۔ اس کے جو بدکار ہو اور جانتی ہو کہ میرا خاوند دیوث ہے وہ اگر نامرد ہے تو کیا ہوا۔ میرے ساتھ تعلق رکھنے کے لئے اور کئی مرد تیار ہیں ایسی عورت کو مستثنیٰ کرتے ہوئے اور کوئی عورت ایسی نظر نہیں آسکتی جو محض اسلئے اپنے خاوند کے پاس رہے کہ وہ اسے مکان اور کپڑا اور روٹی وغیرہ دیتا ہے اگر ایک شہوانی قوت اس کے پاس نہیں تو کیا ہوا۔ پھر تم یہ

کس طرح خیال کرتے ہو

کہ ہم ساری عمر چندہ دیتے رہے ہیں۔ چلو ہم نے جہاد وطن نہ کیا تو کیا ہوا۔ اگر تمہارے گھروں میں یہی بات ہو تو کیا تم پھر بھی یہی کہو گے کہ چلو اگر خاوند نامرد ہے تو کیا ہوا اور خوبیاں تو اس میں پائی جاتی ہیں۔ تم فوراً قضا میں درخواست دیدو گے کہ ہم نے اپنی بیٹی جس سے بیاہی ہوئی ہے۔ وہ نامرد ہے۔ اس سے ہماری بیٹی کا خلع منظور کیا جائے یا کپڑا اور روٹی نہیں دیتا۔ اس لئے ہم خلع کی درخواست دیتے ہیں یا مکان نہیں دیتا اسلئے ہم خلع کی درخواست کرتے ہیں۔ غرض جتنی ضروری چیزیں ہیں ان میں سے ایک ایک چیز کو تم پورا کرواتے ہو مگر

خدا تعالےٰ کے حق کا سوال

آجائے تو تم کہتے ہو اس کی کیا ضرورت ہے اس کی کیا ضرورت ہے۔ فلاں بات نہ ہوئی تو کیا ہوا فلاں بات نہ ہوئی تو کیا ہوا۔ تمہارے ساتھ اگر یہی معاملہ ہو اور تمہاری بیٹی کا کوئی ایسا شخص بیاہ کر لے جائے جو نامرد ہو تو تم کہتے ہو ہمارے ساتھ دھوکا ہوا۔ ہماری بیٹی کو الگ ہونے کی اجازت دی جائے اب اگر قاضی پوچھے کہ یہ شخص اپنی بیوی کو روٹی دیتا ہے یا نہیں۔ اور تم کہو ہاں۔ وہ پوچھے کیا یہ شخص اپنی بیوی کو کپڑا دیتا ہے یا نہیں اور تم کہو ہاں وہ پوچھے کیا یہ شخص اپنی بیوی کو مکان دیتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یا نہیں اور تم کہو ہاں اس پر وہ مقدمہ خارج کر دے۔ اور کہے کہ اگر خاوند میں ایک بات نہ ہوئی تو کیا ہوا۔ تو تمہیں آگ لگ جائے گی اور تم کہو گے یہ ایمانداری ان لوگوں میں پائی جاتی ہے یہ ہمارے احمدی قاضی ہیں اپنے فیصلہ میں لکھتے ہیں کہ خاوند میں اگر ایک بات نہ ہوئی تو کیا ہوا۔ اور تو اس میں سب باتیں پائی جاتی ہیں۔ مگر تم

دینی معاملات

میں یہ منافقت کرتے ہو۔ کہ تم کہتے ہو۔ اگر ہم میں ایک نیکی نہ ہوئی تو کیا ہوا۔ یا ہم نے ایک قسم کے جہاد میں حصہ نہ لیا تو کیا غضب ہوا۔ تم اپنے گھروں کے تمام معاملات میں اس اصول کو نظر انداز کر دیتے ہو۔ مگر دین کا معاملہ آئے تو یہ اصول لے بیٹھتے ہو۔ فرض کرو۔ تمہیں سو روپیہ قرض لینے کی ضرورت ہے۔ اور ایک شخص تمہیں سو روپیہ دے دیتا ہے۔ وہ تمہارے جنازوں میں شامل ہوتا ہے۔ وہ تمہاری شادیوں میں شریک ہوتا ہے وہ تمہارے دکھ سکھ میں، تمہارا ساتھ دیتا ہے۔ لیکن ایک دن وہ تمہارے بیٹے کو قتل کر دیتا ہے اور مقدمہ عدالت میں پہنچتا ہے۔ وہ اپنی بریت کے لئے عدالت میں تم سے سوال کرتا ہے کہ بتاؤ میں نے تمہیں فلاں ضرورت کے موقع پر اتنا روپیہ قرض دیا تھا یا نہیں۔ اور تم اقرار کرتے ہو کہ ہاں دیا تھا۔ وہ

دریافت کرتا ہے

کہ بتاؤ میں آج تک تمہارے جنازوں میں شامل ہوتا رہا ہوں یا نہیں اور تم کہتے ہو کہ ہاں تم ہمارے جنازوں میں شامل ہوتے رہے ہو۔ وہ دریافت کرتا ہے۔ کہ بتاؤ میں تمہاری شادیوں میں شامل ہوتا رہا ہوں یا نہیں؟ اور تم اقرار کرتے ہو کہ ہاں شادیوں میں بھی شریک ہوتے رہے ہو۔ وہ دریافت کرتا ہے کہ بتاؤ۔ کیا میں نے تمہاری بیماریوں میں تمہاری تیمارداری نہیں کی۔ اور دوائیاں وغیرہ لا کر نہیں دیں اور تم اقرار کرتے ہو کہ ہاں تم نے تیمارداری بھی کی اور دوائیاں بھی لا کر دیں۔ اس پر وہ کہتا ہے کہ جب میں نے اتنی باتیں کیں، تو اگر میں نے آپ کا ایک بیٹا مار دیا تو کیا ہوا؟ اس جواب سے کیا تم مطمئن ہو جاؤ گے؟ یا اگر قاضی ہی فیصلہ کر دے کہ اتنی نیکیوں کے بعد اس سے اگر ایک لڑکے کا قتل ہو گیا ہے تو یہ کوئی قابلِ گرفت بات نہیں تو کیا تم خوش ہو جاؤ گے؟ اور قاضی کے فیصلہ کو منصفانہ فیصلہ قرار دو گے؟ مگر تم بڑی دلیری سے یہ کہہ دیتے ہو کہ اگر ہم نے نماز نہ پڑھی تو کیا ہوا۔ روزہ نہ رکھا تو کیا ہوا۔ چندہ نہ دیا تو کیا ہوا۔ یا میں ہر جلسہ میں شریک ہوتا رہا ہوں۔ میں اوٹ پٹانگ تبلیغ بھی کرتا رہا ہوں۔ اگر میں نے جہادِ وطن نہ کیا تو کیا ہوا؟ تم اپنے

دنیوی تقاضوں کے وقت

تو تمام ضروری باتوں کو پورا کروانا چاہتے ہو۔ لیکن جہاں خدا [illegible] کا تقاضا آجائے۔ وہاں یہ کہہ دیتے ہو کہ اگر ایک بات ہم میں نہ ہوئی تو کیا ہوا۔ میں تمہیں واضح الفاظ میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر تم میں ایسی ایک بات بھی نہیں پائی جاتی تو تم خدا تعالیٰ کے نزدیک ہرگز احمدی نہیں کہلا سکتے۔ اگر تم جھوٹ بولتے ہو تو تم بے شک احمدی کہلاؤ۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک تم ہرگز احمدی نہیں۔ اگر تم لوگوں پر ظلم کرتے ہو۔ تو بیشک اپنے آپ کو جو مرضی ہو کہو مگر تم خدا تعالیٰ کے نزدیک ہرگز احمدی نہیں اگر تم چندہ نہیں دیتے تو بے شک تم اپنے آپ کو جو چاہو کہو۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک تم ہرگز احمدی نہیں۔ اگر تم جہاد نہیں کرتے تو بے شک اپنے آپ کو دن رات احمدی کہتے رہو تم خدا تعالیٰ کے نزدیک ہرگز احمدی نہیں۔ اگر تم نمازیں نہیں پڑھتے۔ تو بے شک اپنے آپ کو جو چاہو کہو تم

خدا تعالیٰ کے نزدیک

ہرگز احمدی نہیں۔ اگر تم روزے نہیں رکھتے تو بے شک اپنے آپ کو جو چاہو کہو تم خدا تعالیٰ کے نزدیک ہرگز احمدی نہیں، اگر تم زکوٰۃ نہیں دیتے تو بیشک اپنے آپ کو جو چاہو کہو تم خدا تعالیٰ کے نزدیک ہرگز احمدی نہیں۔ جو ضروری احکام ہیں وہ تمہیں بہر حال پورے کرنے پڑیں گے۔ اور ان میں سے کسی ایک کا ترک بھی تمہیں احمدیت سے خارج کر دے گا۔ جیسے ابھی میں نے تمہارے گھر کی مثالیں تمہارے سامنے پیش کی ہیں۔ کہ ایک شخص خواہ اپنے اندر ہزار خوبیاں رکھتا ہو۔ اگر ان میں سے ایک نقص بھی اس میں موجود ہو تو تم کہتے ہو۔ ہماری اس کے ساتھ صلح نہیں ہو سکتی۔ تمہارے ساتھ سو سلوک کرکے اگر ایک شخص تمہارے گھر کو آگ لگا دیتا ہے۔ تمہارے ساتھ سو سلوک کرکے اگر ایک شخص تمہاری زمین چھین لیتا ہے تمہارے ساتھ سو سلوک کرکے اگر ایک شخص تمہارے بیٹے کو قتل کر دیتا ہے تو تم کہتے ہو۔ اب اس کے ساتھ ہماری

صلح ناممکن ہے

اور تم عدالت سے اسے سزا دلوانے کی کوشش کرتے ہو۔ اور اگر جج اس کے حق میں فیصلہ کر دے تو تم کہتے ہو۔ جج ظالم ہے۔ جج بے انصاف ہے۔ اس میں عدل اور انصاف کا مادہ نہیں پایا جاتا۔ مگر وہی فعل تم خود کرتے ہو۔ اور پھر کہتے ہو کہ ہم احمدی ہیں۔ پھر کہتے ہو کہ ہم مومن ہیں۔ یہ کتنی بڑی غلطی ہے جس میں تم مبتلا ہو۔

پس عمل کرو۔ اور عمل کے بغیر یہ امید نہ رکھو کہ صرف اپنے منہ سے یہ کہہ دینے سے کہ ہم احمدی ہیں، تم اللہ تعالیٰ کے حضور بھی احمدی سمجھے جاؤ گے ٭

معذرت

دریائے راوی میں پانی آجانے سے لاہور میں بجلی کی سپلائی چونکہ بند ہو گئی تھی اور تمام پریس بھی بند تھے۔ لہٰذا ۱۶ر ستمبر کا پرچہ شائع نہیں ہو سکا۔ قارئین مطلع رہیں (مینجر)

"میں نے اسلام کیوں قبول کیا؟"

ہالینڈ کے ایک نومسلم کے قلم سے

جرمنی زبان میں ——— از وکالت تبشیر ربوہ

مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت ایک مضمون سوئٹزرلینڈ سے نکلنے والے ماہانہ رسالہ (الاسلام) میں شائع ہوا تھا۔ جو کہ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ کی درخواست پر برادرم انور خان وٹیک نے لکھ کر بھیجا تھا۔ احباب کرام کی دلچسپی کے لئے اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے

آپ لکھتے ہیں کہ "میں خوشی سے "الاسلام" کے ایڈیٹر کی خواہش کے مطابق "میں نے اسلام کیوں قبول کیا" کے موضوع پر چند سطور درج ذیل کرتا ہوں:۔

میرے اسلام کو قبول کرنے کے مندرجہ ذیل وجوہ ہیں:۔

(۱) قرآن مجید تمام دوسری کتابوں سے بڑھ کر ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت پیش کرتا اور انسان کو اطمینان دلاتا ہے۔ انسان کا دل و دماغ دونوں ان دلائل سے مطمئن ہو جاتے ہیں۔

(۲) اسلام تمام بانیان مذاہب کو قبول کرنے کی دعوت دیتا اور تمام کو خدا کے فرستادہ تسلیم کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو ثابت کرتا ہے کہ خدا کے فرستادہ ہمیشہ آئندہ بھی آتے رہیں گے۔ چنانچہ حضرت احمد علیہ السلام آف قادیان کا ظہور (از ۱۸۳۵ء تا ۱۹۰۸ء) اس کا بین ثبوت ہے۔

(۳) حضرت نبی کریمؐ عالمگیر پیغام لے کر تشریف لائے تھے۔ اور آپ نے ایسے قوانین دئے جو تمام لوگوں کی ہدایت کے لئے کافی ہیں۔

(۴) قرآن ایک لاثانی کتاب ہے۔ جو ہم تک بغیر کسی تغیر و تبدّل کے پہنچا ہے۔

(۵) اسلام کی عبادات اس قسم کی ہیں۔ کہ وہ انسان کو سنجیدہ ایمان بہم پہنچاتی۔ گناہوں سے بچاتی اور عابد کو اپنے بنی نوع کی ہمدردی کی طرف توجہ دلاتی ہے

(۶) اسلام دوسرے مذاہب کے خلاف تعصب نہیں رکھتا۔ اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتا ہے۔ کہ وہ بھی تعصب نہ رکھیں۔ یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ اسلام رواداری کی تعلیم دیتا ہے۔ اور مذاہب کے متعلق تنگ نظری نہیں سکھلاتا۔ خدا تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کے ذریعہ دوسرے مذاہب کے بتوں کے خلاف بھی سخت کلامی سے منع فرمایا ہے۔ تاکہ لڑائی جھگڑے دور ہو سکیں۔

(۷) میں اسلام کو اس لئے مانتا ہوں۔ کہ اسلام تمام بنی نوع انسان کو ایک برادری میں جمع کرنے کی ہدایات دیتا ہے اور مختلف اقوام اور ممالک کے رہنے والوں کے درمیان کوئی امتیاز قائم نہیں کرتا۔ وہ تمام انسانوں کو برابر گردانتا ہے۔ اسلام کسی قوم کو دوسرے سے افضل نہیں مانتا۔ فضیلت صرف تقویٰ، زہد اور علم کی وجہ سے ہو سکتی ہے۔

(۸) اسلامی عبادات ان اصولوں پر قائم ہیں کہ مختلف ملکوں کے لوگوں اور مختلف زبانوں کے جاننے والوں کے درمیان یک جہتی قائم ہو سکتی ہے۔ اسلامی نماز کی ادائیگی کے وقت تمام لوگ ایک دوسرے کے برابر کندھے سے کندھا ملا کر کھڑا ہوتے اور اپنے پیدا کرنے والے کے آگے اپنی التجائیں پیش کرتے ہیں روزوں کے دوران میں ہر انسان بھوک و پیاس برداشت کرتا ہے۔ تاکہ امیر آدمی کو بھی علم ہو۔ کہ اس کا غریب بھائی کس قسم کی مشکلات میں سے گزرتا ہے حج کے موقع پر بھی تمام مسلمان ایک ہی قسم کے سادہ لباس میں ملبوس ہوتے ہیں۔ ایسی اور بھی کئی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں جو کہ مساوات اور یک جہتی ظاہر کرتی ہیں۔ اور عالمگیر برادری مجموعی طور پر کسی نیک کام میں لگی ہوئی ہے۔

(۹) میں اسلام کو اس لئے بھی مانتا ہوں کہ حضرت احمد علیہ السلام آف قادیان نے اسی زمانہ میں مسیح موعودؑ اور نبی اکرمؐ کے خلیفہ کی حیثیت سے عالمگیر مشن لیکر آئے۔ اور اسے پورا بھی کر دیا۔ آپکا کام عیسائیوں۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان اتحاد و یگانگت پیدا کرنا اور انہیں ایک جھنڈے تلے جمع کرنا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے حضرت احمد علیہ السلام کو مبعوث کرکے یہ ثابت کر دیا۔ کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ اور یہ کہ اسلام کا درخت ایک ہرا بھرا درخت ہے جو کہ ہمیشہ اپنے پھل دیتا رہے گا۔"

احباب کرام اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہمارے نومسلم بھائیوں کے دلوں میں کس طرح اسلام اور احمدیت کی محبت پائی جاتی ہے۔ اور یہ کہ انہوں نے اسلام کو سوچ سمجھ کر قبول کیا ہے۔ اسلام کی تعلیم یقیناً انہی لوگوں کے دلوں کو موہ لیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اسلام کی فتح کا دَور قریب سے قریب تر کر دے احباب کرام سے التماس ہے کہ اپنے بھائی مسٹر انور خان واٹیک کے لئے خاص طور پر دعا فرماتے رہیں۔ آپ نہایت ہی سعید الفطرت اور نیک خصلت ہیں

والسلام

غلام احمد بشیر

ستمبر ۱۹۵۰ء میں آپکی قیمت اخبار ختم ہے۔ وی پی کا انتظار کریں!

مہربانی فرما کر اپنی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ ورنہ وی پی مجبور کیا جائیگا۔

۱۶۲۶۸ = ررنجا صاحب
۱۸۹۹۱ = پیر سلطان محمد صاحب
۲۱۰۷۳ = جماعت احمدیہ
۲۱۴۲۱ = ماسٹر محمد شفیع صاحب
۲۱۲۲۴ = حمید احمد نصیب صاحب
۲۱۲۳۱ = عبدالغنی صاحب
۲۱۵۸۶ = دین محمد صاحب
۲۳۱۸۷ = فضل حق صاحب
۲۳۲۸۵ = محمد اکبر خان صاحب
۲۳۳۲۲ = چغتائی صاحب
۲۱۹۵۰ = مقبول احمد صاحب
۲۱۹۵۴ = گلاب موٹر کمپنی
۲۱۹۵۵ = چوہدری صدر دین صاحب
۲۱۸۱۰ = شیخ محمد عمر صاحب
۲۱۱۶۳ = بشارت احمد صاحب
۲۱۴۸۹ = حکیم فتح محمد صاحب
۲۱۶۸۷ = محمود احمد صاحب
۲۱۶۳۰ = ڈاکٹر گوہر دین صاحب
۵۳۱۶ = خلیل شاہ صاحب
۲۰۸۴۱ = سلیم اللہ صاحب
۲۰۸۴۲ = شیخ دوست محمد صاحب
۲۱۳۳۸ = مستری عبدالکریم صاحب
۲۳۱۹۲ = ماسٹر بشیر احمد صاحب
۲۳۲۷۲ = ملک شیر بہادر خاں صاحب
۲۳۳۷۷ = برکت علی صاحب
۲۱۹۶۰ = علی احمد صاحب
۲۱۹۶۲ = سعید صاحب
۲۳۱۹۳ = محمد گلزار صاحب
۲۳۱۹۴ = عبدالرحمٰن صاحب
۲۳۱۹۶ = غلام حیدر صاحب
۲۱۹۶۲ = سعدی صاحب
۶۷۴۵ = غلام سرور صاحب
۹۳۰۹ = قمرالدین صاحب
۱۰۰۹۹ = چوہدری سید علی صاحب

خطبہ

۱۷۶۴ = منشی نتھو خان صاحب
۳۸۷۰ = محمد اسلم صاحب
۳۸۹۴ = غلام محمد صاحب
۳۸۹۷ = فضل کریم صاحب
۳۹۳۹ = ناظر علی صاحب
۳۹۴۱ = فیض رسول صاحب
۱۳۹۱ = فضل الرحمٰن صاحب
۲۵۵۳ = فضل الٰہی صاحب

اولادِ نرینہ

اولادِ نرینہ — عجائب دوا
بے شمار تجربات ہو چکے ہیں
قیمت فی کورس ۲۵ روپے
ملنے کا پتہ: لاہور
طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۲۵۹ لاہور

استہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری اعظم علی صاحب بہادر پی ایس سی

ڈائرز ایل۔ ایل۔ بی پی سی۔ ایس

ڈپٹی کسٹوڈین۔ لائل پور

مقدمہ نمبر ۱۰۹۸ آف ۱۹۴۸ء

ابراہیم ولد شکر قوم ارائیں سکنہ چک ۴۳۹ گ۔ب تحصیل سمندری ضلع لائل پور

بنام

(۱) ترلوک سنگھ ولد نرائن سنگھ قوم کھتری سکنہ چک ۴۶۳ گ۔ب تحصیل سمندری ضلع لائل پور حال ہندوستان
(۲) محکمہ بحالیات لائل پور

درخواست زیر دفعہ ۱۸ ایکٹ نمبر ۳ رسال ۱۹۴۹ء برائے قرار دیئے جانے اس امر کے کہ مربعہ رقبہ تعدادی ۲۴ کیلہ جات واقعہ چک ۴۶۳ گ ب تحصیل سمندری۔ ملکیت ترلوک سنگھ ولد نرائن سنگھ سائل کے قبضہ میں بطور رہن ڈالا ہے۔ اس لئے متروکہ جائیداد نہیں ہے۔

بنام

ترلوک سنگھ ولد نرائن سنگھ کھتری سکنہ چک ۴۶۳ گ۔ب تحصیل سمندری حال ہندوستان
(۲) محکمہ بحالیات

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی ترلوک سنگھ ولد نرائن سنگھ مذکور تعمیل سمن دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار بذا بنام ترلوک سنگھ ولد نرائن سنگھ مذکور ان جاری کیا جاتا ہے کہ اگر ترلوک سنگھ مذکور تاریخ ۸ ماہ اکتوبر ۱۹۵۰ء کو بمقام لائل پور حاضر عدالت بذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی عمل میں آئے گی۔

آج بتاریخ ۱۷ ماہ اگست ۱۹۵۰ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم ......
مہر عدالت ......

اعلان

میں جماعت ہائے جماعت احمدیہ ضلع لاہور کی جماعتوں کا بہت جلد معائنہ کرنے والا ہوں تمام سیکرٹریان مال کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ کوشش سے بیت المال کی وصولی کا انتظام کریں۔ اور حسابات کے رجسٹرات مکمل رکھیں
خاکسار محمد عمر آنریری انسپکٹر بیت المال ضلع لاہور

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

صدر ریسٹورنٹ اینڈ ٹی ٹاورز وقت باغ

میں

خالص دیسی گھی سے نہایت عمدہ اور لذیذ تازہ بتازہ کھانے تیار ہوتے ہیں۔ نیز مکھن ڈبل روٹی۔ انڈا۔ کیک۔ پیسٹری، چائے، لیمن سوڈا وغیرہ بھی ہر وقت تیار مل سکتے ہیں۔ نیز مستقل باہر کھانا کھانے والے احباب کو سپیشل رعایات دی جاتی ہیں۔ تفصیلات کے لئے زبانی گفتگو کریں:-

کیپٹن جمال الدین گل احمدی منیجر

خدا تعالیٰ کا عظیم الشان نشان

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

انسانیت کا پیغام دیہاتی مدرسین کے نام

وہ پیغام کیا ہے۔ جس کو معلوم کر کے آپ اپنے حلقہ احباب اور ارد گرد کے علاقہ میں نہ صرف ہر دلعزیز اور قابل توقیر بن سکتے ہیں اور اپنی آمدنی کو کئی گنا زیادہ کر سکتے ہیں۔ بلکہ ہمدردی خلق کے بلند ترین فرض عہدہ برآ ہونے کا سنہری موقع بھی پا سکتے ہیں۔ تفصیل کیلئے مندرجہ ذیل سے دریافت کریں۔

امپیریل لیبارٹریز سیالکوٹ شہر

آرام دہ سفر

لاہور سے سیالکوٹ کے لئے جی ٹی بس سروس لمیٹڈ کی آرام دہ نئے ڈیزائن کی بسوں میں سفر کریں جو کہ اڈہ سرائے سلطان اور لوہاری دروازہ سے وقت مقررہ پر چلتی ہیں موسم گرما میں آخری بس سیالکوٹ کے لئے ۵-۳۰ بجے شام چلتی ہے۔

چوہدری سردار خاں منیجر جی ٹی بس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان لاہور

ٹنڈر نوٹس

علاقہ تھل میں سڑکوں کی تعمیر کے لئے مندرجہ ذیل سڑکوں پر بھٹہ لگا کر خشت پختہ مہیا کرنے کیلئے ٹنڈر درکار ہیں۔ تعداد بھٹہ

(۱) سڑک میانوالی مظفر گڑھ سیکشن سرائے کرشنا تا فتح پور کمہار منڈا مظفر گڑھ ۱۶ عدد
(۲) کروڑ فتح پور سڑک — ۳ عدد (۳) سڑک بھیہ کمہار چوبارہ گڑھ مہاراجہ ۹ ،،
(۴) سڑک ڈیرہ دین پناہ منڈا رنگپور ۶ ،،

نوٹ:- (۱) مطلوبہ خشت کی تعداد تقریباً بیس لاکھ فی بھٹہ ہوگی۔ (۲) اینٹوں کی پکائی کیلئے کوئلہ ٹھیکیدار کے خرچ پر محکمہ مہیا کرے گا۔ (۳) بھٹہ کیلئے اسکا استعمال مفت ہوگا۔ (۴) زرضمانت مبلغ بارہ سو روپیہ بذریعہ چالانہ سرکاری خزانہ ہمراہ ٹنڈر دفتر ایگزیکٹو انجینئر روڈ کنسٹرکشن ڈویژن بھکر بوقت ۲ بجے بعد دوپہر بتاریخ ۱۲ ستمبر ۱۹۵۰ء پیش کرنا ہوگا
(۵) دیگر تفصیلات اور شرائط دفتر ایگزیکٹو ایجنٹ بھکر یا دفتر بذا سے کسی دن دفتری اوقات میں دریافت کر سکتے ہیں:- دستخط:- عبدالعزیز، سپرنٹنڈنگ انجینئر ہائی وے کنسٹرکشن سرکل سرگودھا

تریاق اٹھرا۔ حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں۔ فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے۔ دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ کشمیر کے متعلق چودھری محمد ظفر اللہ خان کی تصریحات

مندرجہ ذیل مضمون روزنامہ "ڈان" (اردو) مورخہ ۳۰ر اگست سے نقل کیا گیا ہے

پنڈت نہرو نے سر اوون ڈکسن کے مشن کی ناکامی پر بھارتی اخبارات کو جو بیان دیا ہے۔ اس میں انہوں نے بڑا زور اس بات پر دیا ہے کہ کشمیر میں پاکستان نے جارحانہ اقدام کئے۔ اور اس لئے اب مجلس متحدہ کا اولین فرض یہ ہوتا ہے کہ وہ پاکستان کو ملزم قرار دے۔ یہ فیصلہ کر دے کہ پاکستان نے جنگجوئی میں اول قدم اٹھائے اور کشمیر پر حملہ آور ہوا۔ ان کے نزدیک یہ فیصلہ اگر مجلس متحدہ نے صادر کر دیا۔ پھر استصواب رائے میں پاکستان کے فریق بننے کا سوال بھی نہیں رہ جائے گا۔

ہم نے پچھلے ہفتہ پنڈت نہرو کے تمام الزامات کا مفصل جواب دیا ہے۔ سینچر کی رات کو ہمارے وزیر خارجہ چودھری ظفر اللہ خان نے کشمیر کے سلسلہ میں پاکستان کے رویہ پر نہایت مدلل بیان دیا ہے۔ اس میں جہاں انہوں نے اور باتوں کا منہ توڑ جواب دیا ہے وہاں پنڈت نہرو کے اس الزام کی بھی دھجیاں اڑائی ہیں۔ انہوں نے پنڈت نہرو کو ان کے اپنے پیمانہ سے ناپا ہے۔ جوناگڑھ کی مثال دیتے ہوئے چودھری صاحب نے فرمایا۔ کہ جوناگڑھ ریاست میں غیر مسلموں کی اکثریت تھی مگر حکمران مسلمان تھا۔ پھر بھی ریاست نے وسط ستمبر ۱۹۴۷ء میں پاکستان کے ساتھ الحاق کر لیا۔ ۲۲ر ستمبر ۱۹۴۷ء کو گورنر جنرل بھارت (لارڈ مونٹ بیٹن) نے گورنر جنرل پاکستان (قائداعظم) کو ایک احتجاجی برقیہ بھیجا۔ اس برقیہ میں گورنر جنرل بھارت نے یہ بحث کی۔ کہ براعظم ہند کی تقسیم اس نظریہ کے تحت ہوئی تھی۔ کہ جہاں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہو وہ علاقے پاکستانی قرار دئے جائیں۔ اور جہاں جہاں غیر مسلموں کی اکثریت ہو۔ وہ جگہیں بھارتی تسلیم کی جائیں۔ اگر پاکستان جوناگڑھ جس کی اکثریت غیر مسلموں کی ہے کے الحاق کو قبول کرتا ہے پاکستان پر الزام عائد ہوتا ہے کہ اس کا رویہ بھارت کے ساتھ غیر دوستانہ ہے۔

چودھری صاحب نے گورنر جنرل بھارت کے اس تار کے چار نکتوں پر خصوصیت کے ساتھ روشنی ڈالی:-

اول یہ کہ پاکستان کا جوناگڑھ کو اپنے سے ملحق کر لینا جبکہ اس کی اکثریت کا مذہب پاکستان کی اکثریت کے مذہب سے مختلف تھا۔ بھارت کی ملکیت اور ملوکیت پر جارحانہ قدم اٹھانا تھا۔

دوم یہ کہ پاکستان کی یہ کوشش صاف طور پر بھارت میں انتشار پھیلانے کی تھی۔

سوم یہ کہ اس کا جو بھی نتیجہ ہو۔ اس کی تمام و کمال ذمہ داری پاکستان پر عائد ہوتی ہے۔

چہارم یہ کہ بھارت کی حکومت پھر بھی اس پر آمادہ تھی کہ ریاست میں استصواب رائے ہو تا کہ آبادی کی اس خواہش کا تعین ہو سکے کہ وہ پاکستان سے ملحق ہونا چاہتی ہے یا بھارت سے۔ یہ استصواب رائے بھارت اور پاکستان کی مشترکہ نگرانی میں ہو۔

چودھری صاحب نے ان بھارتی نکتوں کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اگر ان اصولوں کو تسلیم کر لیا جائے۔ تو وہ حکومت جو کسی ایسی ریاست کو اپنے سے ملحق کرے جس کی اکثریت کی آبادی کی ہم مذہب نہ ہو۔ اس گناہ کی مرتکب ہوتی ہے کہ اس نے دوسری حکومت کی ملوکیت اور ملکیت میں رخنہ اندازی کی اور اس رخنہ اندازی کا جو بھی نتیجہ ہو اس کی تمام و کمال ذمہ داری اسی پر عاید ہوتی ہے۔ ان نکتوں سے یہ بات بھی صاف ہو جاتی ہے کہ ایسی ریاست میں استصواب رائے دونوں حکومتوں کی مشترکہ نگرانی میں ہو۔

پھر چودھری صاحب نے لارڈ مونٹ بیٹن کے برقیہ کو دوبارہ پڑھا اور پڑھتے ہوئے جوناگڑھ کی جگہ کشمیر پڑھا۔ نتیجہ ظاہر تھا۔ ہمارے قارئین بھی گورنر جنرل بھارت کے اس برقیہ کو اگر اس طرح پڑھیں۔ کہ جوناگڑھ کی جگہ کشمیر کا نام لیں۔ یہ چیز واضح ہو جائے گی۔ کہ کشمیر کے مسئلہ میں پنڈت نہرو کے دلائل کس قدر لچر اور بے معنی ہیں۔ جوناگڑھ کو بھارت نے اس لئے جارحانہ اقدام سے اپنے قابو میں کر لیا۔ کہ وہاں کی اکثریت کی آبادی ہندو تھی۔ ایسا کرتے ہوئے اس نے پاکستان سے جوناگڑھ کے الحاق کو نہ صرف یہ کہ تسلیم نہیں کیا بلکہ اسے پاکستان کی غیر دوستانہ حرکت سمجھا جب کشمیر کا مسئلہ سامنے آیا۔ تو اس نے پاکستان کے احتجاج اور دفاعی انتظامات کو بھی جارحانہ اور جنگجویانہ اقدام سمجھا۔ حالانکہ خود اس کے اپنے اصول کے مطابق اور دلائل کے تحت جس طرح جوناگڑھ کو پاکستان میں شامل ہونا چاہئے تھا۔ اسی طرح کشمیر کو جہاں کہ اکثریت کی آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ بھارت سے نہ ملحق ہونا چاہئے تھا۔ دراصل بھارت کی یہ حرکت اس کے اپنے نظریات کے مطابق اسے جارحانہ اقدام اٹھانے کا ملزم قرار دیتی ہے۔

پنڈت نہرو نے اس فرسودہ الزام کو بھی دہرایا۔ کہ جب ۱۷ر جنوری ۱۹۴۸ء کو مجلس تحفظ نے دونوں حکومتوں کو یہ مشورہ دیا کہ ایسی حرکت نہ کریں جس سے جھگڑا طول پکڑے تو پاکستان نے کشمیر میں اپنی افواج لا کر جارحانہ قدم اٹھایا

چودھری صاحب نے پنڈت نہرو کے اس الزام کا بھی دندان شکن جواب دیا ہے۔ واقعہ یہ تھا کہ جیسے ہی مجلس تحفظ نے دونوں حکومتوں سے یہ التماس کی، اور بحث کا خاتمہ ہوا۔ اسی وقت بھارتی افواج نے کشمیر پر نہایت تندہی سے یورش شروع کی، وہ مجلس تحفظ کے مشورہ کا یہ مطلب سمجھے کہ پاکستان قبائل کی روک تھام کرے اور باقی امور کے حل کے لئے بھارت کے لئے میدان خالی کر دے۔ پاکستان کے کمانڈر انچیف جنرل گریسی نے بروقت حکومت پاکستان کو خطرہ سے آگاہ کیا۔ انہوں نے لکھا کہ "اگر حکومت پاکستان دوبارہ مہاجرین کے قافلوں کی مصیبتوں میں اپنے کو پھنسانا نہیں چاہتی۔ اس کو چاہئے کہ بھارت کو اس کا موقع نہ دے کہ وہ اس کے دروازہ پر دھرنا دے کر بیٹھ جائے۔ اگر ایسا ہو گیا۔ پھر شہریوں اور فوجیوں دونوں کے نظم و ضبط میں انتشار پیدا ہو جائے گا۔ یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ بھارت کی فوجوں کو "اوڑی" کے آگے نہ بڑھنے دیا جائے۔" اپنے کمانڈر انچیف کی رپورٹ پر حکومت پاکستان نے اپنی فوج کشمیر بھیجی۔ اس وقت بھارت کی فوجیں منگلا کے سرچشمہ سے چند میل کے فاصلہ پر پہنچ چکی تھیں۔ اگر وہ اس پر قابض ہو جاتیں پاکستان کے لئے پانی کی مزید مشکلیں پیدا ہو جاتیں۔ پاکستان نے اگر کشمیر میں اپنی فوج بھیجی تو صرف بھارتی جارحانہ اقدام سے مدافعت کے لئے۔ برعکس بھارت نے جوناگڑھ میں اپنی فوجیں زبردستی کا قبضہ قائم کرنے کے لئے اور حصول ملکیت کے لئے بھیجیں اور دراصل وہ پاکستان کی ملوکانہ پوزیشن پر حملہ آور ہوا۔ پنڈت نہرو دوسروں پر معترض ہیں کہ وہ "ایلیس ان ونڈر لینڈ" کا سا خواب دیکھ رہے ہیں جس میں انہیں حقائق اور دلائل الٹے نظر آتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ ان کی موجودہ حالت اس بلی کی سی ہے جو کھسیانی ہو کر کھمبا نوچتی ہے۔ وہ لاجواب ہو کر خواہ مخواہ کٹ حجتی کر رہے ہیں۔ مگر پنڈت جی نے عقل صحیح کی روشنی میں کبھی بھی

پاکستان ۷ کروڑ پچاس لاکھ پاؤنڈ قرض حاصل کرنے کی کوشش کریگا

لندن ۔ ۵ر ستمبر۔ بین الاقوامی مونیٹری فنڈ اور عالمی بنک کے جلسوں میں شرکت کے لئے پیرس جاتے ہوئے گذشتہ شب وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد نے اسٹار کو بتایا۔ کہ "ہم اپنے تمام وسائل سے مدد کرنے کے خواہاں ہیں۔" مسٹر غلام محمد لندن میں جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا کو امداد کے متعلق ہونے والی کانفرنس کا ذکر کر رہے تھے۔

انہوں نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ "ہم سائل بن کر کانفرنس میں نہیں جا رہے ہیں۔ ہم زیادہ سے زیادہ ممکن حد تک مدد کرنی چاہتے ہیں۔ ایشیا میں ضرورت مندوں کو زیادہ سے زیادہ ملنا چاہئے۔ اور جو خود ضرورت مند ہیں۔ انہیں کم سے کم دینا چاہئے۔ ایشیا کی اقتصادیات کو ناقابل تقسیم ہونا چاہئے۔"

اس سوال کے جواب میں کہ کیا آخر میں امریکہ سے کہا جائے گا۔ کہ اقتصادی ترقی کے لئے ایشیا کے منصوبہ میں وہ بھی عملی حصہ لے۔ مسٹر غلام محمد نے زور دے کر کہا۔ کہ "ہمیں یقیناً امریکہ سے مدد کے لئے کہنا چاہئے۔ مناسب یہی ہے کہ تخریبی طاقتوں کے خلاف اقتصادی سطح پر جنگ لڑی جائے۔ اس جنگ کا سب سے بڑا مقصد جنوب مشرقی ایشیا کے عوام کو امید دلانا ہے۔"

مسٹر غلام محمد سے پوچھا گیا۔ کہ عالمی بنک سے سات کروڑ پچاس لاکھ پاؤنڈ کے قرضہ کی پاکستان کی درخواست پر پیرس میں گفتگو ہو گی یا نہیں۔ انہوں نے جواب میں کہا کہ "نہیں۔ لیکن بنک کے گورنروں کے درمیان ابتدائی تشریحی گفتگو ممکن ہے۔"

مسٹر غلام محمد نے یہ بھی کہا۔ کہ "بنک کے گورنر سارے ایشیا کے متعلق پالیسی کے مسئلہ پر بات چیت کریں گے۔ عالمی بنک کو پاکستان کی درخواست محض انفرادی ہے اور اسے اس عام جائزہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔"

مسٹر غلام محمد نے بتایا۔ کہ "پاکستان نے غیر ملکی سکوں میں سات کروڑ پچاس لاکھ پاؤنڈ زراعت۔ آبپاشی، مواصلات بجلی، ریلوے اور صنعتوں کے منصوبوں کے لئے جن پر پندرہ کروڑ پاؤنڈ صرف ہوں گے طلب کئے ہیں۔ نصف خرچ خود پاکستان برداشت کرے گا۔" اس سوال کے جواب میں کہ عالمی بنک پاکستان کی درخواست پر فیصلہ کا کب اعلان کرے گا۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ "چار مہینوں میں۔" بین الاقوامی مونیٹری فنڈ کے متعلق مسٹر غلام محمد نے کچھ نہیں بتایا۔ انہوں نے کہا کہ "ظاہر ہے کہ میں یہ نہیں بتا سکتا۔ کہ اگر روپیہ کی قدر کا مسئلہ پیش ہو گا۔ تو میں کیا کہوں گا۔" (اسٹار)

بلوچستان میں تیل کی تلاش

کوئٹہ ۔ ۵ر ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے بلوچستان میں تیل تلاش کرنے کے لئے ایک وسیع پروگرام مرتب کیا ہے جس میں جاری اور رگبتی کے علاقے بھی شامل ہیں جنکے متعلق طبقات الارض کے ماہرین کا خیال ہے کہ یہاں پاکستان میں بہترین تیل کے چشمے موجود ہیں۔ ملک میں تیل کے چشموں کو ترقی دینے کے لئے حکومت نے امریکی کاروباری افراد کو شرکت کی دعوت دی ہے۔ اگر تلاش کامیاب ہوئی تو معلوم ہوا ہے کہ تیل کے چشمے امریکی تاجروں کو ۳۰ سالہ بندوبست پر استعمال کے لئے دے دئے جائیں گے۔ جلد ہی تیل صاف کرنے کا ایک کارخانہ بھی قائم کیا جانے والا ہے۔ (اسٹار)

بھارت نے اسرائیل کو تسلیم کرنے کا فیصلہ کر لیا

لندن ۔ ۵ر ستمبر۔ نئی دہلی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بھارت نے مستقبل قریب میں اسرائیل کو تسلیم کر لینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

توقع ہے کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا اجلاس شروع ہونے سے پہلے اس کا اعلان ہو جائیگا (اسٹار)

کوئی چیز دیکھی ہے ؟